میثم عباس قادری رضوی

محرر ۹۵ مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ کی تصدیق

الحمد للہ والمنہ

رسالۂ مفیدہ و مفیضہ، مملو از مضامین نفیسہ و لطیفہ، مدلل بدلائل جلیلہ شرعیہ مکمل باکمل براہین معتبرہ مشرح بتشریحات نافعہ کافیہ مصرح بتصریحات تامہ وافیہ محلی بحلیۂ روایات فقہیہ مستندہ مجلی بجلائی تحقیقات انیقہ ذخیرۂ نجات آخرت مہر رشد و ہدایت مسمے باسم تاریخی

احکام الملۃ المحقہ
۱۳۲۴ھ

فی

تفسیق قاطع اللحیۃ

تالیف منیف

عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء عالم نبیل فاضل جلیل، ناصر سنن، کاسر فتن جامع الشریعۃ والطریقۃ صاحب التصانیف المفیدۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد سلامت اللہ صاحب قدس سرہ العزیز

علامہ ابو البرکات سید احمد شاہ صاحب ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور نے کوآپریٹیو کیپٹل پرنٹنگ پریس لاہور سے طبع کرایا۔

ایک ہزار

قیمت ۶ ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں۔ اصطلاح شرع میں فاسق کسکو کہتے ہیں۔ داڑھی
کا منڈوانا اور ترشوانا حد شرعی کے پہونچنے سے قبل فسق ہے یا نہیں اسکے مرتکب پر لفظ فاسق
کا اطلاق کیا جائیگا یا نہیں۔ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے یا نہیں۔ فاسق کو سلام کرنا
چاہیے یا نہیں۔ کسیکی عادت ہے کہ وہ فاسق کو سلام نہیں کرتا تو وہ اپنی اس عادت کے سبب
عاصی ہے یا نہیں بینوا توجروا کتابوں کے حوالے مع نشان صفحہ کے تحریر فرمائیے۔

المستفتی ضیاء الدین عفی عنہ

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب

جواب سوال اول و دوم و سوم شرع میں فاسق کے دو معنی ہیں اول نافرمان خدا
بارتکاب کبیرہ یا اصرار بر صغیرہ غیر متدارک بتوبہ دوسرے کافر چنانچہ تفسیر عزیزی مطبوعہ
افضل المطابع کے صفحہ ۹ میں تحت آیۂ کریمہ وما یضل بہ الا الفاسقین [1] کے مرقوم ہے کہ اول و
معنی کہ در عرف شرع رائج و مشہور است آنست کہ شخص فرمان الٰہی را بجا نیاورد و مرتکب کبیرہ یا

[1] اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتھ گمراہ نہیں کیا مگر فاسقوں کو ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

بر صغیرہ ماندبی انکہ تدارک آن بتوبہ نماید دوم آنست کہ شخص در کفر از حد بگذرد و تمرد و عناد پیش گیرد و دیدہ
و دانستہ انکار حق نماید چنانچہ در آیہ بئس[1] الاسم الفسوق بعد الایمان بمعنی اول مستعمل شد و در آیہ
ان المنافقین ہم الفاسقون و در آیہ منہم[2] المومنون و اکثرہم الفاسقون بمعنی دوم مستعمل
است انتہی **مدارک** مطبوعہ افضل المطابع ص۲۳ میں ہے الفسق[3] الخروج عن القصد و فی الشریعۃ
الخروج عن الامر بارتکاب الکبیرۃ **کشاف** مطبوعہ مصر ص۲۲ میں ہے والفاسق[4] فی الشریعۃ الخارج
عن امر اللہ بارتکاب الکبیرۃ ایسا ہی **بیضاوی** وغیرہ میں ہے **تفسیر کبیر** امام رازی مطبوعہ مصر
ص۳۶۲ میں ہے الفاسق[5] ہو الخارج عن الطاعۃ نیز اسی تفسیر ص۳۵ میں ہے قولہ تعالی[6] و کرہ الیکم
الکفر والفسوق والعصیان صریح فی ان المنہیات اقسام ثلثۃ فلا بد من فرق بین
الفسوق والعصیان فالکبائر ہی الفسوق والصغائر ہی العصیان نیز اسی کے ص۳۷ میں ہے
لم یمیز[7] اللہ تعالی کل الکبائر عن کل الصغائر ولا ذنب یقدم علیہ الا ویجوز کونہ کبیرۃ و
نظیر ہذا فی الشریعۃ اخفاء صلوۃ الوسطی ولیلۃ القدر ووقت الموت انتہی مختصرا
اگرچہ گناہ کبیرہ کی تعریف و ضبط میں اختلافات کثیرہ واقع ہیں یہاں تک کہ علامہ محقق ابن حجر نے اپنی
کتاب **الزواجر عن اقتراف الکبائر** میں آٹھ تعریفیں نقل کی ہیں اور سب پر خدشے ذکر کیے مگر اس میں
کسی کا اختلاف نہیں کہ ترک واجب حرام اور استخفاف سنت مستلزم کفر اور اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہے کما
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار[8]

---

[1] برا ہے اسم فسوق ایمان کے بعد ۱۲ منہ [2] بیشک منافق ہی فاسق ہیں ۱۲ منہ [3] بعضے انہیں سے مومن ہیں اور اکثر انکے فاسق ہیں ۱۲ منہ [4] فسق وہ نکلنا ہے قصد سے اور شریعت میں (فسق کہتے ہیں) شریعت کے حکم سے نکلنے کو کبیرہ گناہ کرنے کے سبب سے ۱۲ منہ [5] فاسق شریعت میں انکو کہا کرتے ہیں جو اللہ تعالی کے حکم سے باہر ہو کبیرہ کے مرتکب ہونے سے ۱۲ منہ [6] فاسق وہ ہے جو اطاعت سے نکل جائے ۱۲ منہ [7] تمہاری طرف کفر اور فسق اور عصیان کو مکروہ کر دیا یہ صریح ہے کہ منہیات کے تین قسمیں ہیں تو فسق اور عصیان کے درمیان فرق ہونا ضرور ہے پس کبیرہ فسق ہے اور صغیرہ عصیان ۱۲ منہ [8] اللہ تعالی نے ہر کبیرہ کو ہر صغیرہ سے جدا کر کے بیان نہیں فرمایا اور نہیں ہے کوئی گناہ جس پر اقدام کیا جائے مگر جائز ہے کہ وہ کبیرہ ہو اور شریعت میں اسکی نظیر صلوۃ وسطی اور شب قدر اور وقت موت کا چھپانا ہے ۱۲ منہ [9] رسول اللہ علیہ صلوۃ اللہ

وسلامہ نے فرمایا کہ نہیں ہے صغیرہ اصرار کے ساتھ اور نہیں ہے کبیرہ استغفار کے ساتھ ۱۲ مولوی علیم الدین زید فیضہ

اور داڑھی منڈوانا یا ترشوانا قبل حد شرع سے کہ ایک مشت ہے باتفاق فقہا حرام اور سخت گناہ کہ اسپر شدید وعیدیں وارد ہیں منجملہ ان وعیدوں کے حضرت رویفع رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث میں بہ نسبت داڑھی چڑھانیوالے کے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اخبر الناس ان من عقد لحیتہ فان محمدا منہ بریٔ رواہ ابوداؤد[1] مشکوۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ ص۳۸ جب داڑھی کا چڑھانا موجب بیزاری آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا کہ اسمیں صرف وصف ریش کی تغیر ہے تو منڈانے اور ترشوانے میں بطریق اولیٰ بیزاری ہوگی کہ اسمیں تغیر و اعدام ذات ریش کی ہے جیسے اُف کی نہی ضرب و شتم کو بدرجۂ اولیٰ شامل کہ مقصود اُس سے ایذا سے ممانعت ہے اور منجملہ اُنکے مخالفت صریح ہے امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خالفوا المشرکین وفّروا اللحی واعفوا اللحی[2] بخاری جلد ثانی ص۸۷۵ اور مخالفت امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح وعید نص قطعی قرآن سے ثابت فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم[3] اسکے علاوہ وہ وعیدیں جو نصوص آیات و احادیث و آثار صحابہ اور اقوال محققین مفسرین و محدثین و ائمہ دین و فقہای معتمدین وغیرہم سے ثابت ہیں کثیر ہیں جنکی تفصیل فقیر راقم الحروف کے رسالۂ احکام الحجی فی احکام اللحی میں مسطور بعض اُنمیں سے یہ ہیں کہ یہ لوگ تارکین ہیں سنت قدیمہ متواترہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام

---

[1] لوگوں کو خبر دو کہ جو شخص داڑھی میں گرہ لگائے اور چڑھائے تو بے شک اُس سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہیں اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۱۲

[2] مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھی کو بڑھاؤ اور داڑھی کو چھوڑ دو ۱۲

[3] پس ڈرنا چاہیے اُن لوگوں کو جو اُسکے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ایسا نہو کہ وہ فتنہ میں گرفتار ہوں یا اُن کو سخت عذاب پہونچے ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب سلام آبادی

اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفای راشدین وجملہ صحابہ وسلف وخلف صالحین کے
مبدلین[1] فطرت ہیں مغیرین[2] خلق اللہ ہیں متبعین[3] خطوات شیطان ہیں۔ اسلام[4] میں پورے
داخل نہیں آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں۔ آپنے ہم صورتوں کفار ومجوس
ومشرکین وہنود کے گروہ سے ہیں قوم[5] لوط علیہ الصلاۃ والسلام کے عمل خبیث کے کرنیوالے
ہیں کہ داڑھی کا منڈوانا اور ترشوانا جملہ افعال خبیثہ قوم لوط علیہ الصلاۃ والسلام سے ہے جسکی
نسبت حق تعالیٰ نے فرمایا ونجیناہ[1] من القریۃ التی کانت تعمل الخبائث اور روایات فقہ
میں تصریح حرمت قطع لحیہ قبل ایک مشت[2] کے موجود ہے مانند یحرم علی الرجل قطع لحیۃ متن در المختار
جلد خامس ص۲۶۱ ایضاً رد المختار مطبوعہ مصر کے ص۱۸۲ کتاب الصوم فتح القدیر سے تین
درمختار میں منقول ہوا اما[3] الاخذ منھا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ
ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلھا فعل یہود الھند ومجوس الاعاجم اور
حاشیے میں ہے فی مسلم عن ابی ھریرۃ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوا الشوارب اعفوا اللحی خالفوا
المجوس اور تارک سنت استخفافاً پر حقیقتاً لعنت اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی ثابت اور تہاوناً نا ترکاً[؟] پر تغلیظاً مشکوۃ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ ص۲۲ میں حضرت ام المومنین
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے[4] ستۃ لعنتھم ولعنھم اللہ الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اور بچایا ہم نے اسکو یعنی حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کو نجات دی اس گاؤں سے جو اسکے رہنے والے عمل خبیث کرتے تھے ۱۲
[2] داڑھی کترانا مردوں پر حرام ہے یعنی قبل ایک مشت کے ۱۲ [3] لیکن داڑھی کتروانا جبکہ مشت سے کم ہو جیسا کہ بعض ملک مغرب
کے باشندے کرتے ہیں اور ہیجڑے زنخے کرتے ہیں اسکو کسی نے مباح اور حلال نہیں کہا اور داڑھی کا منڈوانا ہندوستان کے
یہود اور عجم کے آتش پرستوں کا فعل ہے [4] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مونچھوں کو ترشواؤ اور داڑھی کو چھوڑو اور آتش پرستوں کی مخالفت کرو ۱۲ [5] حضور پرنور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا
کہ میں نے چھ شخصوں پر لعنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے یہاں تک کہ فرمایا میری سنت کو چھوڑنے والے پر (یعنی میری سنت کو چھوڑنے والے پر بھی لعنت ہے) ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب

والتارک لسنتی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے التارک لسنتی ای المعرض عنہا بالکلیۃ او بعضہا استخفافا بہا وقلۃ مبالاۃ فہو کافر وملعون ومن ترکہا تہاونا وتکاسلا او عن استخفاف فہو عاص واللعنۃ علیہ من باب التغلیظ انتہی بخاری جلد ثانی کتاب اللباس میں ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہو فی کتاب اللہ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا

اور علامہ ابن حجر نے کتاب زواجر میں ایک وعید سے گناہ کے کبیرہ ہونے پر جابجا استدلال کیا ہے اور یہاں تو اسقدر وعیدیں ثابت ہیں پس اگر ان وعیدوں کے لحاظ سے داڑھی کے منڈوانے اور ترشوانے کو قبل حد شرع سے گناہ کبیرہ کہیں تو ایسا داڑھی کا منڈوانے اور ترشوانے والا فاسق ہو کر مرتکب کبیرہ ہے یا بنا بر اصح تعریف کبیرہ کے جسکو ہمارے فقہا نے مسلم رکھا ہے کہ جو قبیح ہو مسلمانوں کے نزدیک اور اسمیں دین کی بے حرمتی ہو وہ کبیرہ ہے قبل حد شرع سے داڑھی کے منڈوانے اور ترشوانے کو کبیرہ کہیں تو اس تقدیر پر بھی اطلاق فاسق کا اسکے مرتکب پر صحیح ہے اور اسکے گناہ صغیرہ ہونے میں تو کلام نہیں بہرحال مصر یعنی اڑیل داڑھی منڈانے اور ترشوانے والوں کے فاسق ہونے میں کوئی تردد نہیں ردالمحتار مطبوعہ مرتضوی صـ ۳۷۷ کتاب الشہادت باب القبول وعدمہ میں ہے الصغیرۃ تاخذ حکم الکبیرۃ بالاصرار نیز اسی صفحہ میں ہے

لہ میری سنت کو ترک کرنیوالا یعنی سب سنت سے منہ پھیرنیوالا یا بعض سنت سے اسکو خفیف و حقیر سمجھ کر اور بے پروائی سے چھوڑنیوالا کافر اور ملعون ہے اور ترک کرنیوالا سنت کو سستی سے نہ ہلکا سمجھنے سے تو وہ گنہگار ہے اور اس پر لعنت باب سیاست سے ہے ۱۲ منہ لہ ان لوگوں کے اوپر میں کیوں لعنت نہ کروں جن لوگوں پر رسول اللہ علیہ صلاۃ اللہ وسلامہ نے لعنت فرمائی ہے اور وہ قرآن شریف میں موجود ہے جو تم کو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیں اسکو تم لیلو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو یعنی جو حکم تمکو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کریں اسکو قبول کرو اور جس سے منع کریں اسکے قریب مت جاؤ ۱۲ منہ لہ اصرار کرنے سے صغیرہ بھی کبیرہ ہو جاتا ہے ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ

عہ یہ عبارت مرقات مشکوٰۃ کے اسی صفحہ کے حاشیہ پر مرقوم ہے ۱۲ مؤلف زید فیضہ

قولہ[1] کبیرۃ الاصح انہا کل ما کان شنیعا بین المسلمین وفیہ ہتک حرمۃ الدین
شرح الملتقی قال فی الفتح وما فی فتاوی الصغری العدل من یجتنب الکبائر کلہا حتی
لو ارتکب کبیرۃ واحدۃ تسقط عدالتہ وفی الصغائر العبرۃ للغلبۃ لتصیر کبیرۃ حسن وعلیہ
المعول انتہی داڑھی منڈوانا اور ترشوانا قبل حد شرع سے بیشک تشنیع اور قبیح عند المسلمین
ہے اور بوجہ ہونے اسکے خاص شعار کفار سے جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے اسکے ارتکاب و اصرار
میں بے شبہ دین کی بے حرمتی اور دینداروں پر موجب مضحکہ اور تمسخر ہے ایضاً رد المحتار کے
اسی صفحہ میں ہے وفی الخانیۃ الفاسق اذا تاب لا تقبل شہادتہ ما لم یمض علیہ زمان
یظہر التوبۃ ثم بعضہم قدرہ بستۃ اشہر وبعضہم قدرہ بسنۃ والصحیح ان
ذلک مفوض الی رای القاضی والمعدل انتہی اور قبل مشت بھر سے جب داڑھی کا
منڈوانا اور ترشوانا حرام ہوا بنا بر تصریح فقہا کے جیسا کہ در مختار و فتح القدیر سے گزر چکا تو معلوم
ہوا کہ مشت بھر رکھنا واجب ہے اور تارک واجب بالاتفاق فاسق بلکہ مرتکب مکروہ تحریمی کا دواماً
اور تارک سنت کا فسق بھی کلام فقہا میں مصرح رد المحتار مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۳۶۶ حصہ ۲ صرح
العلامۃ ابن نجیم فی رسالۃ مؤلفۃ فی بیان المعاصی بان کل مکروہ تحریما من الصغائر و
صرح ایضاً بانہم شرطوا لاسقاط العدالۃ بالصغیرۃ الادمان علیہا اور ادنی اوما کا

[1] قولہ کبیرۃ صحیح یہ ہے کہ کبیرہ وہ فعل ہے جو مسلمانوں کے درمیان شنیع اور قبیح ہو اور اس میں دین کی حرمت کی ہتک ہو فتح القدیر میں ہے جو فتاوی صغری میں فرمایا کہ عادل وہ شخص ہے جو تمام کبیرہ گناہ سے بچے یہاں تک کہ اگر ایک کبیرہ گناہ کو بھی کرلیا تو اسکی عدالت نہ رہیگی اور صغیرہ میں اعتبار غلبہ کا ہے کبیرہ ہونے کے لئے وہ خوب ہے اور وہی اعتماد کے لائق ہے ۱۲ منہ [2] خانیہ میں مرقوم ہے فاسق آدمی جب توبہ کرے تب بھی اسکی گواہی قبول نہ ہوگی جبتک کہ اسقدر زمانہ نہ گزر جاوے کہ آثار توبہ ظاہر ہو جائیں بعضوں نے چھ مہینے کا زمانہ مقرر کیا اور بعض نے سال بھر کا زمانہ قرار دیا اور صحیح یہ ہے کہ قاضی اور معدل کی رای پر مفوض ہے ۱۲ منہ [3] علامہ ابن نجیم نے اپنے رسالے میں جو معاصی کے بیان میں ہے اسکی تصریح کی ہے کہ ہر مکروہ تحریمی صغیرہ گناہوں سے ہے اور یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ فقہا نے شرط کی ہے عدالت ساقط کرنے کیواسطے صغیرہ پر ہمیشگی یعنی ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی [illegible]

تین بار ہو در مختار کے اس قول پر جو متعلق مرور مسجد کے ہے صرح[1] فی القنیة بفسقه باعتیاده صاحب رد المحتار (ص۴۲۱) میں لکھتے ہیں لا[2] یفسق بمرة او مرتین نیز رد المحتار (ص۳۰۲) میں سنت موکدہ کے متعلق مرقوم ہو صرحوا[3] بفسق تارکها وتعزیره انتھی الحاصل جب شرع میں فاسق نام ہوا مرتکب کبیرہ یا مصر علی الصغیرہ کا اور داڑھی کا منڈوانا یا ترشوانا قبل حد مقرر شرع کر وہ ایک مثبت ہو گناہ کبیرہ یا صغیرہ ہوا تو اسکا ارتکاب یا اسپر اصرار ضرور فسق ٹھہرا اور جب کوئی شخص اس فعل شنیع وقبیح کا مرتکب ہوا یا اسپر اصرار کرنیوالا ہوا تو مرتکب ہوا گناہ کبیرہ کا یا مصر ہوا صغیرہ پر اور دونوں صورتوں میں اُسپر فاسق کا اطلاق شرعاً صادق آیا تو داڑھی منڈوانیوالے اور ترشوانے والیکو فاسق کہنا بموجب روایات فقہیہ مذکورہ اور بمقتضا آیات واحادیث مسطورہ صحیح ہوا نیز علت حمل مشتق کی قیام مبدا ہے جب فعل مذکور کا فسق ہونا شرعی سبب سے ہولیا تو جب یہ فسق کسی شخص کیساتھ قائم ہوگا اُسپر اطلاق فاسق کا کیا جائیگا اور یہ اطلاق بیشبہہ صحیح ہوگا نیز مرتکب کبیرہ کو فاسق کہنا صحیح ہے اگرچہ کتنا ہی بڑا عابد وزاہد ہو اعلام بقواطع الاسلام علامہ محقق حافظ ابن حجر مطبوعہ مصر (ص۱۹) میں ہو من ارتکب کبیرة فاسق[4] وان کان اعبد الناس نیز واضح ہو کہ یہ اطلاق فسق داڑھی منڈانیوالوں اور تراشنے والوں پر اُسیوقت تک ہو جب داڑھی کے رکھانے اور بڑھانے پر بڑھا کرنیوالے نہوں نہ اس رسم کفار منڈانے اور تراشنے کو اچھا جانیں نہ اس حیثیت سے اسکو رد کریں کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے قول وفعل ہو اسکا رکھنا اور بڑھانا سنت قدیمہ متفق علیہا اجماعی ہو جو معلوم ہو دین سے ضرورتاً و بداہتاً ورنہ اذلیل فیکر لعبد ہو نسخ جانے اس حکم کے کہ سنت

---

[1] قنیہ میں تصریح فرمائی ہو کہ جو شخص مسجد کو راستہ بنائے اور گزرگاہ ٹھہرائے عادت کے طور پر تو وہ فاسق ہو ۱۲۔
[2] ایک بار دو بار گزرنے سے فاسق نہیں کہا جائیگا ۱۲ [3] فقہا نے تصریح فرمائی ہو کہ تارک سنت فاسق ہو اور اسکو تعزیر دیجانا چاہیے ۱۲ [4] جو کبیرہ کا مرتکب ہو وہ فاسق ہو اگرچہ تمام لوگوں سے زیادہ عابد ہو ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب

اور واجب ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حکم شریعت سے انکار و مقابلہ و مدافعت
کریں نہ اسکے ساتھ استہزا و مسخراپن کریں ورنہ ان سب صورتوں میں حکم کفر ان پر عائد ہوگا اور
داڑھی کے منڈانے اور ترشوانے کے ساتھ ایمان و اسلام کو خیرباد کہنے والے ہونگے معاذ اللہ
اعلام مذکور کے صفحہ ۵ میں ہے لو قیل له[1] قلم اظفارك فانه سنة رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
فقال لا افعل ان کان سنة کفر هذا ذکره النووی فی الروضة المختار انه لا یکفر بهذا الا ان یقصد
استهزاء ایضا[2] من سخر بحکم من احکام الشریعة او حسن رسوم الکفار۔

جواب سوال چہارم جب بموجب روایات مرقومہ بالا قبل حد شرع واجب ہے کہ وہ ایک مشت ہو داڑھی
منڈانے والوں اور ترشوانے والوں کا فاسق معلن ہونا واضح ہوچکا تو اس سے ثابت ہوا کہ انکو امام بنانا
ضرور مکروہ بلکہ فاسق کی امامت بعضے فقہائے مرجحین کے نزدیک جیسے علامہ حلبی مکروہ تحریمی ہے اور حکم انکا
اس باب میں حکم مبتدع کا ہے یعنی بہر حال کراہت یہاں تک کہ فاسق اگر عالم ہو بلکہ اعلم ہو جب بھی اسکی
امامت مکروہ حتی کہ بعضے ائمہ مجتہدین نے کہا فاسقوں کے پیچھے نماز بالکل جائز نہیں چنانچہ ردالمحتار مطبوعہ
مجتبائی جلد اول صفحہ ۳۷۶ میں ہے[3] واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه وبان
فی تقدیمه للامامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعا ولا یخفی انه اذا کان اعلم من
غیره لا تزول العلة فهو کالمبتدع تکره امامته بکل حال بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة
تقدیمه کراهة تحریم لما ذکرنا ولذا لم تجز الصلاة خلفه اصلا عند مالک وروایة عن
احمد رحمهما الله تعالی انتهی۔

له اگر کسی کو کہا جائے اپنے ناخن کٹوا کہ ناخن کٹوانا سنت ہے [illegible] جواب میں کہے کہ میں یہ فعل نہیں کرونگا [illegible]
اگرچہ سنت ہو تو کافر ہوگا فرمایا نووی نے روضۃ المختار میں [illegible] کہ وہ کافر نہیں ہوتا جبتک کہ استہزا کا قصد نہ کرے [illegible] جس شخص نے مسخری
کی احکام شریعت کے کسی حکم کے ساتھ یا کفار کی رسموں کو اچھا جانا وہ کافر ہوا [illegible] فاسق [illegible] فقہائے [illegible] اسکی کراہت امامت [illegible] بیان
فرمائی ہے کہ وہ دین کے امور میں اہتمام نہیں کرتا [illegible] اسکو امام بنانے میں اسکی تعظیم ہے اور شرع شریف [illegible] اسکی حقارت و اہانت لازم و واجب ہے
واضح ہو کہ جب فاسق اور لوگوں سے زیادہ علم والا ہو تب بھی اسکی علت کراہت نہ جائیگی تو فاسق مثل بدعتی کے ہے [illegible] اسکی امامت مکروہ
ہوگی بلکہ کبیری والے اس طرف گئے کہ اسکو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے [illegible] امام مالک کے نزدیک...

جواب سوال پنجم و ششم فاسق معلن کو سلام نہ کرنا چاہیے اور ایسے فاسق کو سلام نکرنے والا اصلا گنہگار نہیں بلکہ ایسا فاسق اگر خود سلام کرے تو اسکا جواب دینا بھی واجب نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی منڈوں اور تاشے ہوؤں سے مصافحہ اور سلام دونوں روا نہیں اسلیئے کہ وہ فاسق معلن ہیں جیسا کہ سابقاً اسکی تحقیق گزر چکی رد المحتار مطبوعہ مجتبائی جلد خامس کے صـ ۲۶۵ متن در مختار میں ہے وفی شرح البخاری للعینی فی حدیث تقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف۔ هذا التعميم مخصوص بالمسلمين فلا يسلم على كافر وكذا يخص منه الفاسق ايضاً صـ ۲۶۷ متن ويكره السلام على الفاسق لو معلناً رد المحتار صفحہ مذکورہ میں ہے وفی فصول العلامی ولا یسلم علی الشیخ المازح الکذاب ولا علی الفاسق المعلن ایضاً رد المحتار جلد اول صـ ۴۱۵ قد نظم الجلال الاسیوطی المواضع التي لا يجب فيها رد السلام فقال .

رد السلام واجب الا على	من فی الصلاة او باکل شغلا
او فاسق او ناعس او نائم	او حالة الجماع او تحاكم

واللہ سبحانہ الموفق وهو سبحانه اعلم وعلمه اتم واحكم۔

العبد المجیب محمد سلامت اللہ عفی عنہ

لہ جسکو پہچانتے ہو اسکو بھی سلام کرو اور جسکو نہیں پہچانتے ہو اسپر بھی سلام کرو۔ یہ تعمیم خاص مسلمانوں کے واسطے ہے پس کافر کو سلام نکرنا چاہیے (مگر بضرورت) اسیطرح فاسق کو بھی سلام نکرنا چاہیے ۱۲ لہ اور فاسق کو سلام کرنا مکروہ ہے جبکہ وہ فاسق معلن ہو ۱۲ لہ فصول العلامی میں ہے بوڑھے مذاق کو سلام نکرنا چاہیے اور نہ فاسق معلن کو ۱۲ لہ فرمایا کہ سلام کا جواب نہ دیا جائیگا مگر جو نماز میں مشغول ہو یا کچھ کھاتا ہو یا فاسق ہو یا اونگھتا ہو یا سوتا ہو یا وطی کرتا ہو یا قاضی دربار عدالت میں بیٹھا ہو ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی نزیل فیض۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی رکھنا کسقدر واجب اور کسقدر سنت و مستحب ہے داڑھی کے تراشنے والوں منڈانیوالوں کے حق میں کیا کیا وعیدیں ثابت ہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا انکو امام بنانا مکروہ ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل توجروا من اللہ الجلیل

المستفتی پیرجی محمد شاہ حسینی ساکن امروہہ

واللہ سبحانہ الموفق للصواب

الجواب

داڑھی ایک مشت تک بڑھانا اور رکھانا باتفاق فقہا واجب ہے اور اس سے زیادہ سنت و مستحب تاوقتیکہ حد شہرت اور انگشت نمائی اور تمسخر تک نہ پہونچے اور قبل مٹھی بھر سے ترشوانا یا منڈانا بالاتفاق حرام کسیکے نزدیک جائز نہیں اور فی نفسہ مطلق داڑھی کا بڑھانا اور رکھانا سنت موکدہ متواترہ قدیمہ ہے تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی اور تارک واجب بلا عذر شرعی مستحق عقاب ہے اور نیز تارک سنت موکدہ کا بالاتفاق گمراہ تارکہا یستوجب التضلیل واللوم تحریر السنن الموکدۃ القریبۃ من الوجب التی یضلل تارکہا لان ترکہا استخفاف بہا ردالمحتار۔ ایضاً فیہ سنۃ موکدۃ فی حکم الواجب وصاحوا الفسق تارکہا وتحذیلا یہ اس تقدیر پر کہ جب واجب اور سنت کو خفیف اور حقیر جانکر نہ ترک کرے بلکہ بطور تہاون وتکاسل کے یعنی سستی سے ترک کرے ورنہ صورت استخفاف میں اسپر حکم کفر عائد بالاتفاق اور حسب فرمان آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا تارک سنت کا قرار

---

[۱] سنت موکدہ کا تارک مستحق گمراہی وقابل ملامت ہے۔ یعنی ترک کرنیوالا گمراہ ہے ۱۲ [۲] سنت موکدہ جو قریب واجب کے ہو اسکے تارک کو گمراہ کہا جائیگا کیونکہ اس کا چھوڑنا دین کی حقارت ہے ۱۲ [۳] سنت موکدہ واجب کے حکم میں ہے اور فقہانے تصریح فرمائی ہے کہ تارک اسکا فاسق اور قابل تعزیر ہے ۱۲ محمود علی عفی عنہ

حقیقتاً ملعون اور صورت ثانیہ میں بھی اُسپر تغلیظاً لعنت وارد ہو اور تحت حدیث مشکوۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی
مجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من
اذلہ اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما
حرم اللہ والتارک لسنتی مرقات میں ملا علی قاری لکھتے ہیں التارک لسنتی ای المعرض
عنہا بالکلیۃ او بعضہا استخفافاً وقلۃ مبالاۃ فہو کافر وملعون وتارک لہا
تہاوناً وتکاسلاً لا عن استخفاف فہو عاص واللعنۃ علیہ من باب التغلیظ انتہی پھر
داڑھی کا ترشوانا یا منڈانا یا کسی دوا سے صفایا کرانا اگر اس طور سے ہو کہ اسکو امر دینی
قرار دیکر جائز رکھا جائے جیسا کہ بعض نیم ملا علم کے نام لیوا اللبب کے حق میں اسکے جواز کا فتویٰ
دیکر خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو گمراہ کیا تو اس صورت میں اس فعل شنیع خلاف واجب مخالف
سنت متواترہ کے بدعت سیئہ ہونے میں کلام نہیں اور جو جو وعیدیں مطلق اہل بدعت کی شان میں
وارد ہیں یہ مرتکبین اُن وعیدوں کے بیشک مستحق اور اگر امر دینی سمجھکر نہ ترشوایا نہ منڈایا بلکہ اسکو
حرام وخلاف دین سمجھکر اختیار کیا تو اسکی شناعت وقباحت مخفی نہیں اسلئے کہ یہ تو فعل حرام اور

سلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ شخص ہیں کہ میں نے لعنت کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی انکو لعنت کی اور سب نبی مستجاب الدعوات ہیں اول قرآن شریف میں بڑھانیوالا دوسرے تقدیر کو جھٹلانیوالا تیسرے زبردستی سے غالب ہونیوالا یعنی ظالم کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اُسکو عزت دے اور جسکو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہو اُسے ذلیل کرے چوتھے حلال جاننے والا اللہ تعالیٰ کے حرام کو پانچویں میری اولاد کی بے حرمتی کرنیوالا جسکو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا چھٹے میری سنت کو ترک کرنیوالا ۱۲ سلہ میری سنت کو ترک کرنیوالا یعنی تمام سنتوں سے منہ پھیرنیوالا یا بعض سنتوں کو ہلکا جانکر بے پروائی سے لیس وہ کافر اور ملعون ہے اور جو سنت کا چھوڑنیوالا بوجہ سستی کے ہو نہ بطور خفیف جاننے کے وہ گنہگار نافرمان ہے اسپر لعنت بطور تشدید اور تغلیظ کے ہے ۱۲

خلاف واجب ہی صرف مکروہ تحریمی کا مرتکب اصرار سے فاسق ساقط العدالۃ ہوجاتا ہی[1] کل مکروہ تحریما تسقط بہ العدالۃ بالادمان وادناہ ثلٰث مرات کما فی رد المختار وغیرہ اور اگر بمقتضائے موافقت وبقصد مشابہت کفار مثل نصاری اور ہنود یا ہیجڑوں یا عورتوں کے ایسا کیا جیسا کہ بعضے نوکری پیشہ والونکا عذر ہی فقیر راقم الحروف نے اپنے کانوں سنا ہی تو من تشبہ بقوم فہو منہم[2] اور لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء[3] کی وعید میں بے شبہہ داخل ہیں اور دو فعل حرام کے مرتکب ایک نفس ترشوانا منڈانا دوسرے قصد مشابہت نسا وکفار جو انکے شعار ہیں اور اگر ان وجوہ سے نہ ترشوایا نہ منڈایا بلکہ محض بمقتضائے اتباع ہوا یعنی خواہش نفسانی کیواسطے اختیار کیا تو وعید افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ[4] کا مستحق اور نہی لا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ[5] کا مرتکب ہوکر پھر دو حرام میں پڑا بہر حال گمراہی اور فسق کے لقب کا سزاوار ضرور ہوا اور ایسے شخص کے پیچھے نماز اور اسکی امامت قطعاً مکروہ بالاتفاق خصوصاً جب داڑھی رکھنے والا موافق حد شرع کے امامت کا اہل وہاں موجود ہو۔

اب داڑھی کے ترشوانے اور منڈانے اور چڑھانیکی حرمت وممانعت میں

روایات فقہ وحدیث وغیرہا سنیے در مختار میں ہی یحرم علی الرجل قطع لحیتہ فرکو داڑھی کا ترشوانا حرام ہی فتح القدیر میں ہی واما الاخذ منہا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد یعنی داڑھی جو مشت سے کم ہو اسمیں سے کم کرانا ترشوانا جیسا

---

[1] ہر مکروہ تحریمی سے عدالت ساقط ہوجاتی ہی ہمیشگی سے اور ادنی اسکا تین بار ہی ۱۲ [2] جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت پیدا کرے تو وہ انہیں سے ہی ۱۲ [3] اور اللہ تعالی نے لعنت فرمائی ہی ان مردوں پر جو کہ عورتوں کی مشابہت پیدا کرتے ہیں ۱۲ [4] کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جسنے اپنی نفسانی کو خدا بنالیا ۱۲ [5] خواہش نفسانی کی تابعداری نہ کرورنہ تجکو اللہ کے سیدھے راستے سے گمراہ کردے گی ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی عفی عنہ

بعضے مغربی لوگ اور زنخے کیا کرتے ہیں اسکو کسی نے جائز نہیں کہا سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے
نصاب الاحتساب میں ہے لا یحل للرجل ان یقطع اللحیۃ مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی ترشوائے
بحر الرائق اور در مختار میں ہے الاخذ من اللحیۃ وھی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض
المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد واخذ کلہا فعل مجوس الاعاجم الیھود
والھنود وبعض اجناس الزنج جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اسمیں سے کچھ لینا اور ترشوانا
جیسا کہ بعضے مغربی اور زنانے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں اور داڑھی کا منڈانا فعل
ہے مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض زنگیوں کا تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق اور
طحاوی میں ہے یؤدب علی ذلک لارتکاب المحرم ہدایہ اور رد المحتار میں ہے یؤدب
علی ارتکابہ مالا یحل ترجمہ داڑھی منڈانے والے اور تراشنے والے کو جو حد شرع سے کم کرا دیں انکو
سزا دیجائے کیونکہ وہ فعل حرام کے مرتکب ہوئے مرقات اور لمعات اور طیبی اور مجمع البحار
میں ہے قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم وھو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج
والھنود ومن لاخلاق لھم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طھر اللہ
عنھم حوزۃ الدین داڑھی ترشوانا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت سے کافروں کا شعار ہے
جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ بے دین جنکے لیے دین اسلام میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے
ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو انسے پاک کرے نیز نصاب الاحتساب میں ہے ھل یجوز
حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالقیون الجواب لا یجوز ذکرہ فی جنایۃ الھدایۃ وکراھیۃ التجنیس
یعنی سوال کیا داڑھی کا منڈانا جائز ہے جیسے کہ جولاشاہی فقیر کرتے ہیں جواب
نہیں جائز ہے ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس امام مرغینانی کی کتاب الکراھیۃ میں ایسا ہی لکھا ہے
علامہ قرطبی مفہم شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں لا یجوز حلقہا ولا نتفہا ولا قص الکثیر منہا

لہ یعنی داڑھی کا منڈانا جائز نہ ترشوانا مشت سے قبل ۱۲

کتاب ابوجیرہ میں امام شمس الائمہ کردری فرماتے ہیں[۱] لا یحل للرجل ان یقطع اللحیۃ۔

کرمانی شرح صحیح بخاری میں ہے[۲] ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب

واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتھم نعوذ باللہ۔

شرح شفای قاضی عیاض ملا علی قاری میں ہے[۳] حلق اللحیۃ منھی عنہ الیاہی

نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض میں ہے اشعۃ اللمعات شرح فارسی مشکوۃ

شیخ محدث دہلوی میں ہے حلق کردن لحیہ حرام است و روش فرنج و ہنود و جوالقیان است

کہ ایشاں را قلندریہ گویند درک المآرب مولانا تراب علی صاحب میں ہے جمیع افعال

خبیثہ قوم حضرت لوط علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ہیژدہ[۴] فعل بودند از جملہ آنہا حلق لحیہ

ہم بود پس ایں فعل قبیح از قوم حضرت لوط علیہ السلام است مسلمان را باید کہ مرتکب آں نشود

و ستردن ریش از عادات کفار و مشرکین است انتہی اور افعال خبیثہ قوم لوط کا بیان اللہ

تعالٰے نے اپنے کلام پاک میں اسطور سے فرمایا و نجیناہ[۵] من القریۃ التی کانت

تعمل الخبائث کافی شرح وافی میں ہے لا تحلق ولا تقصر لان الحلق فی حقہا

مثلۃ والمثلۃ حرام کا للحیۃ للرجل کما لا یحلق لحیتہ منذ الخروج من الاحرام فکذا لا تحلق

---

۱ مرد کو داڑھی کا منڈوانا حلال نہیں ۱۲ ؎ کسقدر کم عقل ہے وہ قوم جنھوں نے مونچھوں کو بڑھایا داڑھی کا صفایا کرایا برخلاف سنت تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام اور انکی امتوں کے انھوں نے بیشک اپنی اصل فطرت کو بدل ڈالا ہر فطرت و طریقہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو بدلا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالٰی کی ایسا افعال سے ہیں توفیق ہو ۱۲ ؎ داڑھی کا منڈانا منع و حرام ہے ۱۲ ؎ اشعۃ اور نجات دی ہم نے انکو (یعنی لوط علیہ السلام کو) اس گاؤں سے کہ لوگ اسکے جو خبیث عمل کرتے تھے ۱۲ ؎ عورت حج وغیرہ میں نہ سر منڈائے نہ سر کے بال ترشوائے اسلئے کہ سر منڈانا اسکے حق میں مثلہ ہے اور مثلہ حرام ہے جیسے مرد کو اسلئے داڑھی کا منڈانا مثلہ اور حرام ہے تو جسطرح مرد کو داڑھی کا منڈانا حرام ہے نکلنے کے وقت سے احرام کے اسیطرح عورت کو سر منڈانا حرام ہے ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب قمایہ غفرلہ

شعرها تبیین الحقائق [1] یاخذ من لحیۃ شیئا لانہ مثلۃ اور ایسا ہی بدائع میں ہے
تفسیر روح البیان میں ہے [2] حلق اللحیۃ قبیح بل مثلۃ وحرام احیاء العلوم میں ہے [3] واما
نتفہا فی اول النبات تشبیہا بالمرد فمن المنکرات الکبار اور حدیث شریف میں وارد ہے [4] من
مثّل بحیوان فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی داڑھی کا منڈانا اور ترشوانا حد
واجب سے مثلہ ہے اور جو مثلہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور سب فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی
نیز حدیث میں وارد ہے لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من
النساء بالرجال جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور داڑھی کے
ترشوانے اور منڈوانے میں مشابہت عورتوں کے ساتھ ضرور ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں
مونچھوں کے ترشوانے اور داڑھی کے بڑھانے کے باب میں متعدد روایات مختلف الفاظ سے مروی ہیں
[5] عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکین وفروا اللحی
واحفوا الشوارب ایک روایت میں ہے [6] انہکوا الشوارب واعفوا اللحی ایک میں [7] جزوا
الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس ایک میں [8] عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انہ امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ ایک میں [9] احفوا الشوارب واوفوا اللحی

---

[1] یعنی داڑھی سے کچھ نہ لے کیونکہ وہ مثلہ ہے یعنی صورت کا بگاڑ ۱۲ [2] داڑھی کا منڈانا برا ہے بلکہ صورت کا بگاڑنا
ہے اور حرام ہے ۱۲ [3] داڑھی کا چننا شروع اگنے سے تاکہ امردوں کے مشابہ ہو بڑے برے فعلوں سے ہے ۱۲ [4] جس نے مثلہ
کیا کسی حیوان کو تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور سب آدمیوں کی لعنت ہے ۱۲ [5] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھیوں کو خوب بڑھاؤ اور مونچھوں کو کم کراؤ ۱۲ [6]
منڈاؤ مونچھوں کو اور چھوڑو داڑھیوں کو ۱۲ [7] ترشواؤ مونچھوں کو اور معاف رکھو داڑھیوں کو مخالفت کرو آتش پرستوں کی ۱۲
[8] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ حکم کئے گئے ساتھ پست و کم کرنے
مونچھوں کے اور چھوڑنے داڑھی کے ۱۲ [9] پست کرو مونچھوں کو اور بڑھاؤ داڑھیوں کو ۱۲

ایک یہ ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب
واعفاء اللحیۃ والسواک الخ یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ مونچھوں کا ترشوانا
اور داڑھی کا بڑھانا سنت قدیمہ متواترہ ہے انبیای سابقین کی اور میری علیہم الصلاۃ والسلام
نہایہ ابن اثیر او فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے عشر من الفطرۃ ای من السنۃ
یعنی سنن الانبیاء علیہم السلام التی امرنا ان نقتدی بہم فیہا کرمانی شرح
صحیح بخاری میں ہے من الفطرۃ[1] ای السنۃ القدیمۃ التی اختارہا الانبیاء علیہم السلام
واتفقت علیہا الشرائع فکانہ امر جبلی فطروا علیہ انتہی امام نووی شرح صحیح مسلم
میں لکھتے ہیں واما[2] اعفاء اللحیۃ فمعناہ توفیرہا وھو معنی اوفوا اللحی فی الروایۃ الاخری
وکان من عادۃ الفرس قص اللحیۃ فنہی الشرع عن ذلک وھو معنے اعفوا اللحی ای
اترکوھا وافیۃ کاملۃ لاتقصوھا واما قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارخوا فھو
ایضاً معناھا اترکوھا ولاتتعرضوا لہا بتغییر وجاء فی روایۃ البخاری وفروا اللحی
فحصل خمس روایات اعفوا واوفوا وارخوا وارجوا ووفروا ومعناھا کلہا ترکہا علی
حالہا ھذا ھو الظاہر من الحدیث الذی یقتضیہ الفاظہ وھو الذی قالہ جماعۃ
من اصحابنا وغیرھم من العلماء وقد اختلف السلف ھل لذلک حد فمنہم من لم
یحد شیئا فی ذلک الا انہ لایترکہا لحد الشہرۃ ویأخذ منہا ومنہم من حدہ
بمازاد علی القبضۃ والمختار عدم التعرض لہا بتقصیرہ ولاغیرہ اور ایسا ہی قسطلانی

---

[1] فطرت سے یعنی سنت قدیمہ سے ہے وہ سنت جسکو انبیای سابقین علیہم السلام نے اختیار کیا اور اسپر سب شریعتوں کا اتفاق ہوا پس گویا کہ وہ ایک امر پیدائشی ہے جسپر لوگ پیدا کئے گئے ۔ [2] اور لیکن چھوڑنا داڑھی کا پس اُسکے معنی بڑھانا داڑھی کا ہے اور وہی معنی ہیں بڑھاؤ داڑھیوں کو جو دوسری روایت میں وارد ہوا اور اہل فارس کی عادت تھی ترشوانا داڑھی کا پس شریع نے اُسکو منع کیا اور یہی معنی ہیں اُسکے حضور نے جو فرمایا چھوڑ دو داڑھیوں کو یعنی چھوڑ دو داڑھی کو پوری کامل نہ ترشواؤ اُسکو اور لیکن قول علیہ الصلاۃ والسلام کا نیچے چھوڑو (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ)

ہیں ہو نیز درک المآرب میں مولانا تراب علی صاحب تحریر فرماتے ہیں گزاشتن لحیہ بقدر
قبضہ واجب ست ھٰکذا فی المعدن وفی الدر المختار[۱] شرح تنویر الابصار السنۃ فیہا
القبضۃ وفی البحر الرائق[۲] القدر المسنون ھو القبضۃ وھٰکذا فی الھدایۃ وفتح القدیر
وغیرہ من شروح الھدایۃ درینجا خدشہ الیست جواب طلب وآن آنست کہ ازیں روایات
ظاہر می شود کہ مقدار ریش موافق یکمشت مسنون است پس حکم بوجوب آں از کدام وجہ است
وتقریر جواب آنکہ اطلاق سنت برای آنست کہ بمعنی طریقۂ مسلوکہ در دین است یا بجہت آنکہ
ثبوت آں بسنت وحدیث شدہ چنانکہ نماز عیدین را سنت گویند ھٰکذا فی اشعۃ اللمعات انتھی
اقول تائیداً للشیخ درمختار باب الوتر میں ہے ھو[۳] فرض عملاً وواجب اعتقاداً وسنۃ ثبوتاً
ردالمحتار میں ہے قولہ سنۃ ثبوتاً ای ثبوتہ علم من جھۃ السنۃ لا القرآن[۴] نیز اسمیں ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکے معنی بھی یہی ہیں کہ چھوڑ دو اسکو اور نہ چھیڑو اسکو تغیر کیجئے اور روایت بخاری
میں ہے کہ زیادہ کرو داڑھی کو پس حضور کے فرمان میں پانچ روایتیں ہوئیں ۔ اعفوا ۔ اوفوا ۔ ارخوا ۔ ارجوا ۔ وفروا اور سب
معنی یہی ہیں کہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو ۔ یہی معنی ظاہر ہیں جس پر الفاظ حدیث دلالت کرتے ہیں اسیکی قائل ہے ایک
جماعت ہمارے اصحاب سے اور غیرو کے جو علمائے دین ہیں البتہ اسمیں سلف کا اختلاف ہے کہ اس چھوڑنے اور
بڑھانے کی کوئی حد ہے یا نہیں تو بعضوں نے کوئی حد اسکی مقرر نہ کی مگر یہ کہ نہ چھوڑے اسکو حد شہرت تک اور بعضوں
نے اسکی حد ایک مشت قرار دی اور مختار یہ ہے کہ چھوڑے اسکو نہ تو منڈوائیے ساتھ نہ اور کسی طرح ۱۲

[۱] درمختار شرح تنویر الابصار میں ہے سنت داڑھی میں ایک مشت ہے ۱۲ [۲] بحر رائق میں ہے مقدار مسنون داڑھی
میں یکمشت ہے اور اسیطرح ہدایہ میں بھی ہے اور فتح القدیر وغیرہ میں بھی یہی مرقوم ہے ۱۲ [۳] وہ فرض ہے از روی
عمل کے اور واجب ہے اعتقاد کے اعتبار سے اور سنت ہے ثبوت کے لحاظ سے ۱۲ [۴] قولہ سنت ہے ثبوت
کے اعتبار سے یعنی ثبوت اور وجوب اسکا معلوم ہو احدیث سے نہ قرآن شریف سے ۱۲ مولوی علیم الدین صاحب
زید فیضہ ؎ اقول اگرچہ صراحۃً اور جزئیۃً قرآن کی آیت سے اس کا ثبوت نہیں ہے مگر ضمناً اور دلالۃً
اور کلیۃً اور اشارۃً ضرور قرآن سے ثابت ہے چنانچہ دس پندرہ آیتیں احکام الہی فی احکام اللحی میں ہم نے
ذکر کی ہیں جنسے اس کا ثبوت مبرہن ہے منجملہ انکے ما آتکم الرسول فخذوہ اور نجیناہ من القریۃ التی
کانت تعمل الخبائث چنانچہ اسکی طرف اشارہ سابقاً اس تحریر میں بھی گزر چکا ومن شاء التفصیل فلیطالع
ذلک الرسالۃ ۱۲ مؤلف مدظلہ العالی

وسماها فی الجامع الصغیر سنة لان وجوبها ثبت بالسنة[1] حلیہ نیز اسمیں ہو وقد سماہ
الکرخی[2] سنة ثم فسرہ بالواجب واجمعوا علی العمل بها واطلاق اسم السنة علی الواجب
جائز لان السنة عبارة عن الطریقة المرضیة والسیرة الحسنة وکل واجب بهذا
صفته ثبت ومنه اطلاق کثیر علی القعود الاول انه سنة انتہی نیز دلیل وجوب تصریح وتخصیص کہ
اتفاق فقہا کا ہو اور حرمت قطع اور حلق لحیہ کے قبل قبضہ ہو جیسا کہ روایت فتح القدیر اور رد المحتار کہ
بحر الرائق وغیرہ سے لمعہ احد اور میں مر قطعہ وغیرہ الفاظ مروی اس معنی کے سابقاً گزر چکے
اور امام نووی نے جسکو مختار کہا ہو یعنی بعد قبضہ کے بھی چھوڑ دینا چاہیے لیکن حد شہرت تک نہیں
چاہیے اور جو اس حد تک طول لحیہ پہونچے تو ترشوانا چاہیے اسکی تائید حلیہ نبویہ علی صاحبہا افضل
الصلوات والتحیہ اور ایسا ہی فعل و حلیہ خلفای راشدین رضی اللہ تعالی عنہم ہو ظاہر اور روشن
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور خلفای راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی داڑھیاں
ایسی کثیر تھیں کہ انکے مبارک سینوں کو بھر دینے والی تھیں عن[3] جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کثیر شعر اللحیة رواہ مسلم وروی ابن
عساکر عنہ کثیر شعر الراس اللحیة وعن[4] ہند بن ابی ہالة کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کث اللحیة وهکذا رواہ ابن عساکر عن کرم اللہ تعالی وجہہ ورواہ الترمذی

---

[1] جامع صغیر میں اسکا نام سنت رکھا کیونکہ واجب ہونا اس کا سنت وحدیث سے ثابت ہوا ۱۲ [2] اور کرخی رحمۃ اللہ تعالی نے اسکا نام سنت رکھا پھر اسکی تفسیر واجب کیساتھ فرمائی اور علما نے اسکے عمل پر اجماع کیا ہو اور واجب کو سنت کہنا جائز ہو کیونکہ سنت نام ہو طریقہ پسندیدہ کا اور عادت حسنہ نیک کا اور ہر واجب کی صفت یہی ہو۔ کہتا ہوں اسی قسم سے ہو جو بہت سے فقہا نے قعدہ اولی کو سنت کہا ہو حالانکہ وہ واجب ہو بالاتفاق ۱۲ [3] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ریش مبارک کثیر تھی وہ کثیر داڑھی والے تھے اسکو مسلم نے روایت کیا ہو اور ابن عساکر نے انہیں سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سر مبارک اور ریش مبارک کے بال کثیر تھے ۱۲
[4] ہند بن ابی ہالہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گھنی داڑھی والے تھے یعنی حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی داڑھی گھنی تھی اور اسیطرح ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہو اور ترمذی نے شمائل میں روایت کی اور طبرانی نے معجم میں اور بیہقی نے شعب الایمان اور دلائل النبوة میں ۱۲

فی الشمائل والطبرانی فی المعجم والبیہقی فی شعب الایمان ودلائل النبوۃ نیز حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظیم اللحیۃ رواہ البیہقی وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کث اللحیۃ وعن انس کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطیب الناس ریحا والین الناس کفًا وکانت لحیتہ قد ملأت من ھھنا الی ھھنا وامرّ یدیہ علی عارضیہ شفای قاضی عیاض میں ہے انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان کث اللحیۃ تملأ صدرہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی گھنی داڑھی تھی کہ سینہ منور کو بھرے ہوئی تھی طریق المرید للوصل الی مقام التوحید عارف باللہ سید محمد بن علی اور احیاء العلوم امام غزالی میں ہے وفی وصف رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان کث اللحیۃ وکذلک ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیۃ دقیقہا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملأت ما بین منکبیہ مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی میں ہے لحیہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر میکرد سینہ را وپخپیں لحیہ امیر المومنین عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ودر حلیۂ حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ

لہ بیہقی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی عظیم تھی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی گھنی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام سب لوگوں سے زیادہ خوشبودار تھے اور سب لوگوں کی ہتھیلی سے حضور پر نور کی ہتھیلی زیادہ نازک تھی اور حضور پر نور کی داڑھی یہاں سے یہاں تک تھی اور پھیرا آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں رخساروں پر۔ ۲ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھنی داڑھی والے تھے اور اسیطرح سے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما لمبی داڑھی والے اور باریک داڑھی والے تھے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ چوڑی داڑھی

م والے تھے آپکی داڑھی آپکے دونوں کندھوں کے درمیان کو بھر دیتی تھی ۱۲۔

سیکان طویل اللحیۃ عریضہا مشکوٰۃ شریف میں روایت نسائی سے مرقوم ہے عن رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیوٰۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ فان محمدا بری منہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲
یعنی جو داڑھی کو چڑھائے اس سے جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہیں لمعات اور طیبی شرح مشکوٰۃ اور مجمع البحار میں ہے کہ مراد عقد لحیہ سے داڑھی کا باندھنا اور اسکا مجعد اور مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا کام ہے۔

محل غور ہے کہ داڑھی کے چڑھانے والے ڈھاٹے بند لوگ جو باوجود داڑھی باقی رکھنے کے فقط ایک صفت بدلنے سے کہ وہ نیچے چھوڑ دینے سے اوپر کی جانب چڑھاتا ہے مستحق ایسی وعید شدید کے ہوئے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے بیزار ہوئے۔ ایسی خدائے تعالیٰ کی ان پر پھٹکار رہوئی تو جو لوگ منڈانے اور ترشنے والے ہیں انکے حق میں یہ وعید بیزاری آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انسے بدرجہ اولیٰ واقع اور چڑھانیوالوں کی نسبت یہ لوگ زیادہ خوف کے محل میں ہیں کہ یہاں ذات لحیہ نہ رہی وہاں صرف ایک صفت لحیہ کی تغیر کے باعث اس بیزاری کی تو یہ قطعاً اس سے بڑھکر احیاء العلوم میں ہے رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن ابی لیلیٰ قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ حضرت فاروق اعظم اور ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے داڑھی کے بال چکھنے والے کی گواہی مردود فرمائی۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ منڈانیوالوں اور ترشوانے والوں کی گواہی بطریق اولیٰ مردود ہے نیز اسمیں ہے شہد رجل عند عمر بن عبد العزیز شہادۃ وکان ینتف فنیکیہ فرد شہادتہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین عمر بن عبد العزیز کے یہاں کسی مقدمہ میں گواہی دی اور وہ شخص اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھی کہتے ہیں چنا کرتا یعنی اکھاڑا

اس وجہ سے آپنے اُسکی شہادت قبول نہ فرمائی اور اُسکو مردود الشہادۃ کیا تو منڈانیوالے اور
تراشنے والے بدرجۂ اولیٰ مردود الشہادۃ ہوئے۔ اسکے علاوہ بہتسے وجوہ مردودیت منڈانیوالوں
اور تراشنے والوں میں پائے جاتے ہیں۔ منجملہ انکے ترک واجب ترک سنت متواترۂ قدیمہ جسپر
حدیث[1] شریف میں وعید لعنت وارد ہے۔ اور اگر استخفافاً ہو معاذ اللہ تو کفر انکا متفق علیہا کما فی
المرقاۃ و رد المحتار وغیرہا اور ارتکاب[2] حرام اور اصرار گناہ پر اور اعلان[3] فسق وغیرہ
اور جب داڑھی منڈانیوالوں اور تراشنے والونکا فسق متعین ہوا تو انکے پیچھے نماز مکروہ بعض کے نزدیک
تنزیہی اور بعض کے نزدیک تحریمی جسکا اعادہ واجب۔ بعض[4] ائمہ کے نزدیک نماز ناجائز۔ رد المحتار
میں ہے واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبان في تقديمه
للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال بل في
شرح المنية كراهة تقديمه كراهة تحريم ولذا المرتجز الصلوة خلفه اصلا عند امام
مالك ورواية عن احمد اور انسے خلا ملا رکھنا رشتہ محبت جوڑنا اُنسے سلام علیک[5] در محافہ
کرنا اور اُنکی دعوت کا قبول کرنا اُنکی توقیر وغیرہ سب حرام اور ناجائز ہے اور جب ان داڑھی منڈانے
والوں اور ترشوانے والوں نے ترک کیا سنت موکدہ متواترہ قدیمہ کو جو سنت تھی تمام انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام کی اور سنت تھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور سنت تھی
خلفای راشدین کی جن کی شان میں علیکم[6] بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين ہے بلکہ

---

[1] حدیث مشکوٰۃ شریف ستة لعنتهم ولعنهم الله الخ اور پر ذکر ہو چکی ۱۲ منہ [2] مراد بعض ائمہ سے حضرت امام مالک اور امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ۱۲ مؤلف عفی عنہ [3] لیکن فاسق اُسکی کراہیت کی علت علما نے یہ بیان کی کہ اول تو وہ امور دین میں اہتمام نہیں کرتا ہے دوم یہ کہ اسکو امام بنانے میں اُسکی تعظیم ہے اور شرع شریف سے سب پر اُسکی اہانت واجب و لازم ہے تو وہ مثل بدعتی کے ہر حال میں اُسکی امامت مکروہ ہے۔ اور شرح منیہ میں اسکے امام بنانیکو مکروہ تحریمی لکھا ہے اور اسیواسطے اسکے پیچھے امام مالک کے نزدیک بالکل نماز جائز ہی نہیں اسیطرح ایک روایت امام احمد صاحب سے بھی عدم جواز ہے ۱۲ [6] لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو ۱۲ محمد علیم الدین

تارک ہوئے واجب کے تو بے شبہ فاسق ہوئے اور اگر امر دینی قرار دیکر جائز رکھا تو مبتدع یعنی بدعتی صاحب اہوا مخالف سنت ہوئے پھر انکے ساتھ ان امور کے برتاوے کیونکر جائز ہونگے کہ یہ لوگ بدعتی اور فاسق ہیں۔ عینی شرح بخاری میں ہے قال اصحابنا یکرہ الصلوٰۃ خلف صاحب بدعۃ وکان ابوحنیفۃ لایری الصلوٰۃ خلف المبتدع ومثلہ عن ابی یوسف انتہی اور حدیث میں وارد ہے من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم انی بریٔ منھم وھم براء منی اللہ یبغض کل مبتدع غنیۃ الطالبین میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اھل البدع لایبدائنھم ولا یسلم علیھم من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہ ولا یجالسھم ولا یقرب منھم ولا یھنئھم فی الاعیاد ولا یصلے علیھم اذا ماتوا بل یباینھم ویعادیھم فی اللہ عزوجل ومن احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ۔

لہ ہمارے علما نے فرمایا کہ بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بدعتی کے پیچھے نماز کو جائز تجویز نہ فرماتے تھے اور اسیطرح ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی یعنی دونوں امام یہی فرماتے تھے کہ بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ہے لہ جسنے بدعتی کی تعظیم کی تو بے شک اُسنے اسلام کے ڈھا دینے میں مدد کی اور اگر بدعتی لوگ بیمار ہوں تو اُنکی عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو اُنکی نماز جنازہ میں مت حاضر ہو اور اگر اُنسے ملاقات ہو تو اُن پر سلام کرو اور اُنکو مت بیٹھو اور اُنکے ساتھ پانی مت پیو اور اُنکے ساتھ کھانا مت کھاؤ اور اُنکے ساتھ شادی بیاہ مت کرو اور اُنکے اوپر جنازہ مت پڑھو اور اُنکو ساتھ نماز نہ پڑھو بے شک میں اُنسے بیزار ہوں اور وہ لوگ مجھسے بیزار ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدعتی سے بغض و عداوت رکھتا ہے لہ بدعتیوں کے قریب ہو نہ اُنکو سلام کرے جسنے بدعتی کو سلام کیا اُسنے اُسکو دوست رکھا اور اُنکے ساتھ نہ بیٹھے اور اُنسے قریب تک نہ ہو اور عیدوں میں اُنکو مبارکباد نہ دے اور اُن پر نماز نہ پڑھے جب وہ مرجائیں (باقی آئندہ صفحہ پر)

فرماتے ہیں فسادِ صحبتِ مبتدع زیادہ از فسادِ صحبتِ کافرست فتاوی عالمگیری
میں ہے ولا یجیب دعوۃ الفاسق فاسق کی دعوت نہ قبول کرے ایسا ہی رد المحتار
وغیرہ میں ہے اور داڑھی ترشوانے اور منڈانے اور چڑھانے اور مونچھ کے بڑھانیوالوں کے
مرتکب کبیرہ اور فاسق ہونے میں کوئی شبہہ نہیں اسلئے کہ فسق اور کبیرہ کی تعریف متفق علیہ
قطعًا ان افعال قبیحہ پر صادق ہے جیسا کہ کتب فقہ اور تفسیر اور کتب حدیث کی شرحوں میں
مفصل محرر ہے روح البیان میں ہے الفسق[1] فی اللغۃ الخروج وفی الشریعۃ الخروج عن
طاعۃ اللہ بارتکاب الکبیرۃ التی من جملتہا الاصرار علی الصغیرۃ نیز اسمیں ہے
تحت آیۂ کریمۂ الذین[2] یجتنبون کبائر الاثم۔ کبائر الاثم ما یکبر عقابہ من الذنوب
وھو ما رتب علیہ الوعید بخصوصہ انتہی۔ اور ان افعال پر بہت سی وعیدیں سخت
سخت وارد جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا اور نیز روایات سابقہ اور احادیث منقولہ سے
بعض وعیدیں معلوم ہو چکیں درمختار میں خلاصہ سے منقول ہے متی[3] ارتکب کبیرۃ سقطت
عدالتہ رد المحتار میں فتاوی صغری سے مرقوم ہے العدل[4] من یجتنب الکبائر کلہا
حتی لو ارتکب کبیرۃ تسقط عدالتہ انتہی ان جملہ امور کی تفصیل اور شرح و بسط جسکو
دیکھنا منظور ہو میرے رسالہ کو جو خاص اس مسئلہ میں پندرہ سولہ جز کا ہے مطالعہ کرے
جسمیں پندرہ آیتیں اور پچاس حدیثوں سے زیادہ اور سیکڑوں روایات فقہا و مفسرین
و محدثین اسمیں مندرج ہیں جنسے یہ جملہ احکام اور سوا ان کے اور واضح اور صریح ہیں اقوال علماء فہم

[1] فسق لغت میں نکلنے کو کہا کرتے ہیں اور اصطلاح شرع میں اللہ تعالی کی طاعت سے نکلنے کو کہتے ہیں بوجہ کبیرہ گناہ کرنیکے
از جملہ کبائر کے صغیرہ پر اصرار ہے ۱۲ [2] جو لوگ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں کبیرہ گناہ وہ ہے جس کا عذاب کبیرہ ہو یعنی بڑا اور
وہ وہ ہے کہ جس پر شارع کی طرف سے وعید مرتب ہو ۱۲ [3] جب کبیرہ گناہ کیا تو اسکی عدالت ساقط ہوگئی ۱۲ [4] عادل
وہ شخص ہے جو تمام کبیرہ سے بچے یہاں تک کہ اگر ایک کبیرہ کو بھی کر لیا تو اسکی عدالت ساقط ہوگئی ۱۲

اُردو میں لکھا ہے جس کا نام احکام اللحی فی احکام اللحی رکھا ہے اور جو وعیدیں داڑھی کے ترشوانے
اور منڈانے اور چڑھانے اور مونچھوں کے بڑھانے پر شرع سے ثابت ہیں بر تقدیر استحلال
وجواز امر ونہی جانکر یا سوا اسکے اُن سب کی تفصیل و تنقیح و تحقیق بالامزید علیہ کردی ہے اس تحریر
مختصر میں زیادہ گنجائش نہیں لیکن چند وعیدیں جو آیتوں اور حدیثوں نے اس بارے میں وارد
ہیں اُن پر اقتصار کرتا ہوں اُنکے ادلہ اور ماخذ کو اُس کتاب سے تلاش کرنا چاہیے
اگر مطلوب ہوں یہ لوگ فاسق ہیں مردود الشہادت ہیں بدعتی مخالف طریق سنت کے ہیں یہ لوگ
اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ملعون ہیں دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اُن پر
قیامت میں نظر رحمت نہ فرمائیگا یہ لوگ بہشت میں نہ جائینگے اللہ تعالیٰ انکو دوزخ میں ڈالیگا
اللہ تعالیٰ اُن کا دشمن ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں وہ سخت مبغوض ہیں اللہ تعالیٰ کو [illegible]
ہمصورتوں نصاری اور یہود اور مجوس اور ہنود کے گروہ سے ہیں وہ واجب التعزیر ہیں شہر
بدر کرنیکے قابل ہیں متبدلین فطرت ہیں مغیرین خلق اللہ ہیں خدا کے عہد شکن ہیں قوم
لوط علیہ السلام کے عمل خبیث کے کرنیوالے ہیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں ہیں
اللہ ورسول اُنسے بیزار ہیں وہ لوگ شیطان ملعون کے تابعدار اور فرمان بردار ہیں پورے
اسلام میں داخل نہیں دین میں بے بہرہ ہیں آخرت میں بے نصیب ہیں قیامت میں انکی صورتیں
بگاڑی جائینگی اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور جملہ بشر کی اُن پر لعنت ہے عذاب الٰہی کے منتظر ہیں
شام ہے تو وہ اللہ کے غضب میں ہیں صبح ہے تو وہ اللہ کے غضب اور قہر میں ہیں اللہ تعالیٰ
نے اُن پر لعنت کی فرشتوں نے اس پر آمین کہی اور سوا انکے اور بہت سی وعیدیں وارد
ہیں اللہ تعالےٰ توفیق توبہ اور عمل خیر کی عطا فرمائے بطفیل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آمین ثم آمین۔

تنبیہات

تنبیہ اول جب قطع اور حلق لحیہ کا معصیت بلکہ گناہ کبیرہ ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچا اور گناہوں کی
تحسین اور تزئین کا دلوں میں شیطان کیطرف سے ہونا نص قطعی قرآن سے ثابت تو خوب سمجھ لیں
قاطعین وحالقین اس بات کو کہ اس فعل بد قطع وحلق کو جو اچھا جان رہے ہیں یہ شیطان ملعون
کی اغواء سے ہے قال اللہ سبحانہ وزین لھم الشیطٰن اعمالھم ای حسّن لھم اعمالھم
القبیحۃ من اصناف الکفر والمعاصی وقال تعالیٰ حکایۃ عن ابلیس بما اغویتنی الباء للقسم
وما مصدریۃ والجواب لأزیّننّ لھم ای اقسم باغوائک ایای لأزیّنن لھم ای
لذریۃ آدم المعاصی والشھوات واللذات والاغواء بے راہ کردن والتزیین بالا
فی الارض ای فی الدنیا التی ھی دار الغرور وقال الکاشفی برخے برآنند کہ و بما اغویتنی
با سببے است یعنی بسبب آنکہ مرا گمراہ کردی من بیارایم معاصی را بچشم مردمان ولاغوینھم
اجمعین الا عبادک منھم المخلصین کذا فی تفسیر روح البیان وقال تعالیٰ لقد
صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المؤمنین اس سے معلوم ہوا کہ داڑھی
کے منڈانیوالے اور ترشوانیوالے شیطان کے تابعدار و فرمان بردار ہیں اور داڑھی کے
رکھانیوالے سچے مومن اور مسلمان شیطان لعین کی اغواء سے محفوظ ہیں ایضاً قال تعالیٰ
حکایۃ عن اللعین ولاضلنھم ولامنینھم ولاٰمرنھم فلیغیرن خلق اللہ وقال تعالیٰ
ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین

نظم

ندا ابلیس درحق مالعنہ زد ۔۔۔ کز انسان نباید بجز کار بد
فغان از بدیہا کہ در نفس ماست ۔۔۔ کہ ترسم شود ظن ابلیس راست
کجا سر برآریم زین عار و ننگ ۔۔۔ کہ با او بصلحیم و با حق بجنگ

تنبیہ ثانی جملہ ادلہ وجوب اعفای لحیہ وحرمت حلق وقطع قبل قبضہ سے یہ ہیں اطیعوا
اللہ واطیعوا الرسول ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا فلیحذر الذین
یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر
ھدی من اللہ ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ ولا تتبعوا خطوات الشیطن ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم
ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ
تبعا لما جئت بہ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین عضوا علیہا بالنواجذ
ایاکم ومحدثات الامور من تعاون بمحدث شی خسر الدنیا والآخرۃ من استہزأ
بقولی فقد استہزأ بالقرآن واجمع الامۃ اجماعا یقینیا من لدن الصحابۃ الی یومنا
ہذا ان الاستہزاء بالقرآن کفر قطعا خالفوا المشرکین خالفوا المجوس خالفوا اہل الکتاب
وفروا اللحی واحفوا الشوارب اعفوا اللحی ارجوا اللحی اوفوا اللحی اعفوا اللحی ولا تشبہوا با
لیہود اللہم یوفرون سبالہم ویحلقون لحاہم فخالفوہم لا یاخذن احدکم من طول
لحیتہ ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی من عقد لحیتہ فان محمدا بری منہ صلی اللہ علیہ وسلم
رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ ستۃ لعنتہم
ولعنہم اللہ الی قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والتارک لسنتی لعن اللہ المتشبہین
من الرجال بالنساء لعن رسول اللہ المخنثین من الرجال لیس منا من تشبہ
بالنساء من الرجال لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبہون
بالنساء داڑھی کے منڈانے اور ترشوانے میں تشبہ عورتوں کے ساتھ اور زنخوں کے ساتھ ظاہر

اور روشن ہے ارْبعة[۳۵] يُصْبِحُونَ فی غضب اللّٰہ ویمسون فی غضب اللّٰہ المتشبہون
من الرجال بالنساء الی اٰخر الحدیث اربعة[۳۶] لعنہم اللّٰہ فوق عرشہ واٰمنت علیہ
الملائكة الی قولہ والرجل يتشبہ بالنساء اربعة[۳۷] لعنوا فی الدنیا والاٰخرة واٰمنت ا
الملائكة رجل جعلہ اللّٰہ ذكرا فانث نفسہ وتشبہ بالنساء لعن[۳۸] اللّٰہ والملائكة رجلا
تانث ابغض[۳۹] الناس الی اللّٰہ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنة الجاہلیة یعنی
طریقۂ کفار کو چاہنے والا اور اختیار کرنیوالا اسلام ان ہو کر اور احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے
کہ داڑھی کا منڈانا کفار عہد نبوت کی چال ہے جُعِلَ[۴۰] الذلّ والصغار علی من خالف امری
یہ حدیث شریف مطابق ہے صریح قول اللہ تعالیٰ کے ان الذین یحادون اللّٰہ ورسولہ
کبتوا کما کبت الذین من قبلہم اور ان الذین یحادون اللّٰہ ورسولہ اولئك فی
الاذلین لیس[۴۱] منا من تشبہ بغیرنا لا[۴۲] تشبہوا بالیہود ولا بالنصاریٰ لیس[۴۳] منا من
عمل[۴۴] بسنة غیرنا ایاکم[۴۵] وزیّ الاعاجم من[۴۶] لم یعمل بسنتی فلیس منی من رغب عن
سنتی[۴۷] فلیس منی من[۴۸] خالف سنتی فلیس منی تصریح[۴۹] فقہا وجوب پر کمامر فیما سبق استخفاف سنت
اور ہنسی ٹھٹھے اور مڑانا داڑھی رکھانے پر کفر اور کفر سے بچنا واجب تو داڑھی رکھانا اور بڑھانا حد واجب
تک واجب ہوا اصرار علی الصغیرہ کبیرہ اور کبیرہ پر اصرار اور استحلال معصیت کفر اور دونوں سے
اجتناب واجب فعل[۵۰] مخصوص کفار وہنود سے بچنا واجب داڑھی[۵۱] کا منڈانا اور حد واجب مسنون
سے قبل ترشوانا مثلہ اور مثلہ حرام اور ترک حرام واجب حلق اللحیة مثلة والمثلة حرام
یحرم[۵۳] علی الرجل قطع لحیتہ حلق[۵۲] اللحیة حرام او[۵۴] یاخذ من لحیتہ شیئا لانہ مثلة
لعن[۵۶] اللّٰہ من مثل بالحیوان من[۵۷] مثل فعلیہ لعنة اللّٰہ والملائكة والناس اجمعین حلق[۵۸]
اللحیة منہی عنہ لانہ عادة المشرکین لا[۵۹] یجوز حلقہا ولا نتفہا ولا القص منہا اما[۶۰]

ترشوانا اور کم کرانا ۱۲

الاخذ منها وهي دون ذلك فلم يبحه احد يودب[٩١] على ذلك لارتكاب المحرم
يودب[٩٢] على ارتكابه ما لا يحل لا يحل للرجل ان يقطع اللحية[٩٣] اما نتفها في اول النبات
فمن المنكرات الكبار مشت[٩٤] بھر سے قبل داڑھی کا ترشوانا کہیں کبھی ثابت نہیں نہ حضور اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ کسی صحابی سے بلکہ ہمیشہ اس کا رکھانا ثابت ہوا اور اس
طور کی مواظبت دلیل ہے وجوب کی قال فی فتح القدیر عدم الترك مرة دلیل الوجوب
ہدایہ میں ہے لانھا واجبات فانہ علیہ السلام واظب علیہا من غیر ترکھا مرۃ وھی
امارۃ الوجوب چلپی حاشیہ شرح وقایہ میں ہے المعتبر فی الوجوب ھی المواظبۃ مع تحقق
عدم الترك فی الواقع داڑھی[١] کے رکھانے اور بڑھانے میں تین باتیں ہیں امتثال امر خدا
ورسول امرنی ربی اعفوا اللحی مخالفت[٢] کفار اقتدای[٣] سلف صالحین بلکہ جملہ انبیاے
سابقین جیسا کہ عشر من الفطرۃ ای فطرۃ الانبیاء ومنہا اعفاء اللحیۃ سے ظاہر ہے
اور یہ تینوں باتیں واجب کبیری شرح منیہ میں ہے کل من الامتثال والاقتداء ومخالفۃ
الکفرۃ واجب الا ان دلالتھا ظنیۃ فکان لاثبات الوجوب لا الافتراض[٤] اتباع سواد
اعظم یعنی جماعت مومنین صالحین کا امیر اتفاق اتبعوا السواد الاعظم اور علیکم
بالجماعۃ اور من سرہ بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ اور من فارق الجماعۃ فقد خلع
ربقۃ الاسلام من عنقہ اور من فارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاھلیۃ
یعنی کافر کی سی موت مرے گا
اور لیس احد یفارق الجماعۃ فیموت الا مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جو شخص جماعت
صالحین سے مخالف اور علیحدہ ہو کر مریگا اسکی موت کافرونکی سی ہو گی معاذ اللہ منہا۔
اب محل غور ہے کہ جماعت مومنین صالحین سے کون لوگ جدا اور مخالف ہیں داڑھی کے
رکھانے والے اور بڑھانیوالے یا منڈانیوالے اور تراشنے والے مسلمانو کو بہت ڈر یکا مقام ہے

کہ ذراسی اپنی خواہش نفسانی کیواسطے جماعت صالحین سے علحدہ ہوکر اپنی جان کو ایسے خطرِ عظیم
میں ڈالنا کونسی عقل کا مقتضا ہے یہ فرمان حضرت ختم رسالت و نبوت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جس سے دنیا کے بادشاہ ہونے پروانو نکو کچھ نسبت نہیں ادنا دنیا دار حاکم جو کوئی حکم جاری
کرتا ہے اوسکے بجا آوری میں کیا کیا کوششیں ہوتی ہیں اُسکے خلاف میں کیسا خطر ہوتا ہے
بادشاہ دوجہان علی الاطلاق کا پروانۂ فلاح دارین اس قابل ہے کہ اسکی پڑا اکی جانبے شمع کی
طرح اسیر دل نہ جلایا جائے ہرگز نہیں۔ اسکے علاوہ داڑھی کے منڈانے اور ترشوانے اور حد مسنون
واجب کے کم کرانے میں بطور اصرار و استخفاف سنت بہت سے وجوہ کفر پائے جاتے ہیں
ازانجملہ زی الافرنج کفر بالاتفاق حلق و قطع کا شعار کفار بلکہ کفار عہد نبوت کے شعار
سے ہونا سابقًا گزرچکا ازانجملہ الاستخفاف بالشریعۃ و بالسنۃ کفر بالاتفاق
ازانجملہ الاصرار علی الکبیرۃ کفر بالاتفاق ازانجملہ الاستہزاء علی السنۃ کفر بالاتفاق
ازانجملہ استحلال المعصیۃ کفر بالاتفاق ازانجملہ الرضاء بالکفر کفر بالاتفاق
اور ہر ایک وجہ کفر سے بچنا واجب نیز مقدمہ حرام کا حرام اور فرض کا فرض ہے اور اسکو اختیار کرنا
اور عادی ہونا موجب ہے اسکے استحسان اور سنت کے استخفاف اور برے جاننے کا معاذ اللہ
تو اسکے ترک کے وجوب میں شبہ نہیں طبیعت کا قاعدہ ہے کہ جس وضع کو ایک مدت تک
اختیار کیا جائے اسکو اچھا سمجھنے لگتی ہے اور اسکے خلاف کو برا جانتی ہے اس وضع خبیث
پر جب اصرار ہوگا مرغوب و پسندیدہ ہوجائیگی اور نفس و طبیعت کو طریق سنت سے نفرت ہوجائیگی
اور یہ نفرت اس شخص کو بے تکلف کافر بنائیگی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب من کسب سیئۃ و
احاطت بہ خطیئتہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ہر کہ کسب کند گناہی را اگرچہ آں گناہ صغیرہ باشد
و احاطہ کرد باو گناہ او وجہ احاطہ آنست کہ اول اثر از جوارح بدل رسد و تلذذ عظیم ازاں دارد

بعد ازاں استحسان آں گناہ در دل جاگیر دو انکار قبح آں بخاطر نشنید پس کفر لازم آید و ہر گاہ گناہ اجماع کافر شد فاؤلٰئك اصحاب النار ھم فیہا خلدون باید دانست کہ استباحت معصیت کفر ست و معنی استباحت آنست کہ در دل خوف عقاب بر آں نماند و قبح آں در اعتقاد زائل شود گو بداند کہ ایں معصیت را در شرع منع کردہ واز آں منع شدید نمودہ و بزبان ہم اقرار نماید کہ ایں معصیت معصیت است انتہی۔ اگرچہ اتنے وجوہ اسمیں وجوب کے موجود ہیں پھر بھی تنزلاً و ترحماً ہم کہتے ہیں قطع نظر کرکے ادلۂ وجوب سے کہ داڑھی کے رکھانے اور بڑھانے کی سنت مؤکدہ متواترہ قدیمہ متفق علیہا ہونے میں کوئی شبہہ اور کسیطرح کا تردد نہیں اور ترک سنت اور واجب کا حکم ایک ہے کہ استخفاف میں کفر اور ترک بالاصرار میں اگر حاکم وقت مسلمان ہو تو قتل اور گنہگار ہونا اور مستحق عقاب ہونا متعین بالاتفاق فتح القدیر میں ہے لو اجتمعت اھل قریۃ علی ترک الوتر ادبھم و حبس ھم وان لم یمتنعوا قاتلھم فان امتنعوا عن اداء السنن قال مشائخ بخارا قاتلھم کالفرائض نیز اسمیں ہے الا ان یستخفہ فیقول ھذا فعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا لا افعلہ فیکفر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محفل میں کدو کا ذکر ہوا کہ حضور مخبر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکو پسند فرماتے تھے ایک شخص بولا میں اسکو پسند نہیں کرتا امام ابو یوسف نے اسکے قتل کا فتوی دیا جیسا کہ روح البیان میں ہے ذکر فی مجلس ابی یوسف ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یحب القرع فقال رجل انا لا احبہ فافتی ابو یوسف بقتلہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک حدیث حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذکر کی آپکے بیٹے بلال اسمیں کچھ بولے جس سے مخالفت حکم حدیث سمجھی جاتی تھی حضرت عبد اللہ نے اسقدر ناراض ہوئے کہ انکو مارا اور برا کہا اور عمر بھر انسے نہ بولے اس حدیث کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں یہ کہ اس سے ثابت ہو کہ سنت پر جو اعتراض کرنیوالا ہو وہ قابل تعزیر اور کیسے کا سزاوار ہے اسیطرح جو اپنی رائے سے سنت کا مقابلہ کرے اور کچھ اٹپٹی باتیں بکے ایسا ہی باپ کو چاہیے کہ بیٹے کو سزا دے سنت کے ترک اور مخالفت پر اگرچہ بیٹا جوان ہو فیہ تعزیر المعترض علی السنۃ والمعارض لھا برأیہ وفیہ تعزیر الوالد ولدہ وان کان کبیرا اب ہم دیکھتے ہیں کہ باپ داڑھی منڈواتا ہے تو بیٹا کچھ نہیں کہتا اور بیٹا اس فعل بد کو اختیار کرتا ہے تو باپ سے زجر و توبیخ نہیں کرتا یہ سراسر مداہنت فی الدین ہے اور یہ حرام ہے یہ طریق دین اسلام میں صالحین کا ہرگز نہیں خیریت و افضلیت اس امت کی

تمام امتوں پر بوجہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ہے کہ معرض تفضیل میں حق تعالیٰ نے اسکا یہ وصف بیان
فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر بعضے نادان کہتے
ہیں کہ اسپر زجر وتوبیخ حسن خلق کے خلاف ہے بدخلقی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مخالف شرع پر جو
سکوت کرے اسے حضور نے شیطان اخرس فرمایا ہے خصوصاً جو اڑیل داڑھی منڈانے والے
ترشوانیوالے ہیں انسے تو بدخلقی اور انسے علٰحدگی اور ان سے دشمنی اور بغض فرض عین ہے
اور انسے حسن خلق کا برتاؤ اور انکی صحبت انسے محبت اور ناتا رشتہ جوڑنا باہم توالد وہم پیالہ
ہونا ہرگز نشان ایمان نہیں بلکہ قطعاً یقیناً حرام نص قطعی قرآن سے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد
الذکری مع القوم الظلمین وقال تعالیٰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون
من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم الآیہ حدیقہ ندیہ
شرح طریقہ محمدیہ میں شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم علیکم بسنتی الحدیث ای الزموا قیل علیک لزید ای الزمہ والسنۃ اسم
لاقوالہ وافعالہ واعتقاداتہ وسکوتہ تمام فقہا کا اسپر اتفاق ہے کہ عمل میں سنت مؤکدہ
مثل واجب کے ہے اور تارک اس کا آثم اور مستوجب حرمان شفاعت اور مستحق تعزیر درمختار میں ہے
قد ذکرنا مرارا انھا بمنزلۃ الواجب عندنا ولھذا کان الاصح انہ یاثم بترک المؤکدۃ
کالواجب بحر میں ہے الخلاف ان السنۃ المؤکدۃ والواجب یتساویان رتبۃ فی استحقاق
الاثم بالترک تلویح میں ہے ترک الواجب حرام یستحق بہ العقوبۃ بالنار وترک السنۃ
المؤکدۃ قریب من الحرام یستحق حرمان الشفاعۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من ترک سنتی
لم ینل شفاعتی قہستانی شرح مقدمۃ الصلوۃ میں لکھتے ہیں من اعتقد السنۃ علی نفسہ
وعمل بہ فھو مؤمن سنی ومن اعتقد ولم یعمل فھو مؤمن عاص فتاوی تمرتاشی
میں ہے تارک السنۃ آثم علی الصحیح وقال محمد فی المصرین علی ترک سنۃ نقاتلون۔
خلاصۃ الفتاوی میں ہے اگر کسی نے بلا عذر سستی کیوجہ سے کوئی سنت چھوڑ دی تو اسکے
فرض مقبول نہیں لو ترک سنۃ بلا عذر تھاونا لم یقبل فرضہ فتاوی بزازیہ میں ہے
رجل قال کما اکل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لحس اصابعہ فقال این بے ادبی است
یکفر وقیل قلم الاظفار سنۃ فقال لا افعل وان کان سنۃ کفر والحاصل انہ اذا استخف
بسنۃ او حدیث من احادیثہ علیہ الصلوۃ والسلام کفر بحر الرائق میں ہے السنۃ

المؤکدۃ بمنزلۃ الواجب فی الاثم بالترک کما صرحوا بہ کثیرا وصرح فی المحیط انہ لایجوز ترک السنن المؤکدۃ فقد اتفقوا علی انہ یاثم بترکہا مجمع النفیس اور محیط میں ہے الصحیح انہ یاثم لانہ جاء الوعید فی الترک قنیہ میں ہے عن محمد ان اہل بلدۃ ترکوا الاذان او سنۃ من السنن یقاتلون وعن نصیر یقاتلون فی السواک ۔

تنبیہ ثالث تارکین لحیہ و حالقین پر بسبب اس حرکت ناشایستہ کے شرع کیجانب سے جو جو احکام عائد ہیں وہ کثیر ہیں جنمیں سے بعض یا کثیر پر تنبیہ ضمن تحریرات اور نصوص مسطورۂ سابقہ میں گزر چکی مثلاً یہ لوگ فاسق معلن ہیں مرتکب کبیرہ ہیں یہ لوگ بدعت کے کرنیوالے سنت قدیمہ متواترہ متفق علیہا کے تارک اور اس کے مخالف ہیں تارک واجب ہیں مردود الشہادت ہیں من ارتکب کبیرۃ سقطت عدالتہ اگر یہ لوگ سلام کریں تو جواب نہ دینا چاہیے نہ انسے سلام و مصافحہ کرنا لایسلم علی الفاسق ولایجیبہ ولایصافحہ اگر دعوت کریں تو قبول نہ کرے فتاوی عالمگیری میں ہے ولاتجب دعوۃ الفاسق المعلن لیعلم انہ غیر راض بفسقہ انکی امامت ناجائز یا مکروہ تحریمی گو عالم بلکہ اعلم ہوں اور جو کوئی انکے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس کا لوٹانا واجب ہے انکی اہانت شرعاً واجب مسلمانوں پر اگرچہ عالم ہوں خواہ اعلم یعنی بڑے علامہ وبہ الفاسق العالم تجب اہانتہ شرعاً مراقی الفلاح تبیین میں ہے وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً طوالع الانوار شرح درمختار میں ہے اما الفاسق الاعلم فلایکون الافضل لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علینا اہانتہ شرعاً والصلاۃ خلفہ مکروہۃ تحریما طحطاوی میں ہے و اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً راقم الحروف کے رسالہ فتح الباری میں اسکی تفصیل و تحقیق کما حقہ مرقوم ہے فالیراجع انکی غیبت کرنی جائز جازت غیبتہ لیحترز الناس عن شرہ ولیطلعوا علی ضررہ ولان اللہ لایحب الفاسق فحکم عبادہ بعدم محبتہ وافشاء سرہ وہتک حرمتہ و تذلیلہ عسی ان تاتیہ الحیاء ویترک الجفاء اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فان ترضوا عنہم فان اللہ لایرضی عن القوم الفاسقین انسے ملاپ رکھنا حرام اور محبت کی حرمت نص قطعی سے ثابت لاتجد قوما الخ اسیطرح انسے مواکلت و مشاربت و مناکحت و صحبت و مجالست وغیرہا

---

[۱] خلاصہ یہ کہ جو کوئی کسی سنت کو یا کسی حدیث کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سمجھکر اور خفیف جانے وہ کافر ہے [۲] امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ کسی شہر والے اگر اذان کو چھوڑ دیں یا کسی سنت کو سنتوں میں ترک کریں تو قابل قتل ہیں اور امام نصیر سے مروی ہے کہ مسواک سنت کو ترک کریں تو [illegible] قتل کے لائق ہیں ۔

سبب ناجائز ہے لا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والقعود
مع کل ممتنع کما مر عن التفسیر الاحمدی مجالس الابرار میں ہے قولہ تعالی افمن کان مؤمنا
کمن کان فاسقا لا یستوون شانہ علیہ السلام قال لا تصاحب الا صالحا ولا تخالل الا تقیا
تصحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی ولا تاکل الا طعام تقی فقد حذر المؤمن فی ھذا الحدیث
من مصاحبۃ من لیس بتقی وزجرہ عن مخالطتہ ومؤاکلتہ لان الصحبۃ والمخالطۃ توقع
الالفۃ والمحبۃ فی القلب انتھی جب یہ لوگ داڑھی منڈانے اور ترشوانے سے توبہ کریں تو انکی توبہ
قابل اعتبار اور یہ لائق شہادت اسوقت قرار پائینگے جب انکی توبہ کا اثر ظاہر ہو جائے یعنی داڑھی
حد شرع تک بڑھالیں کہ وہ مشت بھر ہے اور قبل اسکے یہ لوگ شرعاً بے اعتبار و ذلیل و خوار
فتاوی عالمگیری میں ہے الفاسق اذا تاب لا تقبل شہادتہ ما لم یمض علیہ زمان
یظہر علیہ اثر التوبۃ ان سے بغض و عداوت رکھنا واجب بحکم شرع ہے بشہادت نصوص و احادیث
و آثار اگرچہ باپ ہو یا بیٹا یا بھائی یا استاد یا حافظ یا عالم یا ہم قوم یا غیر کیسے باشد شرح مقاصد
میں ہے حکم المبتدع البغض والاہانۃ والرد والطرد احادیث میں یہاں تک ارشاد ہے ان مرضوا
فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم ولا تجالسوهم
ولا تشاربوهم ولا تؤاكلوهم ولا تناكحوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم انی بریء
منهم وهم برآء منی اذا رأيتم صاحب بدعة فاكفهروا في وجهه فان الله يبغض
كل مبتدع طبرانی حضرت ابو موسیٰ سے ناقل عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لما وقعت
بنو اسرائیل فی المعاصی نہتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم
فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض ولعنھم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلک
بما عصوا وکانوا یعتدون غنیۃ الطالبین میں ہے من احب صاحب بدعۃ احبط
اللہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ عینی شرح بخاری میں ہے فاما من جنی ومعصی
ربہ فجاءت الرخصۃ فی عقوبتہ بالہجران کالثلاثۃ المتخلفین عن غزوۃ تبوک فامر
الشارع بہجرانہم فبقوا خمسین لیلۃ حتی نزلت توبتہم وقد آلی رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم من نسائہ شہرا وصعد مشربۃ ولم ینزل الیہن حتی انقضی الشہر احیاء سنۃ
المبتدع مستحق للہجر والمقاطعۃ وان السلامۃ فی الانقطاع عنہم مجالس میں ہے قد
اتفق السلف علی اظہار البغض والعداوۃ للظلمۃ والمبتدعۃ وکل من عصی اللہ تعالی

بمعصیة لقوله تعالیٰ لا تجد قوما الخ فدلت الآیة علی ان من یرتکب المعاصی فی المنکرات
یجب ہجرہ ولو کان من الاقرباء الیٰ ان قال، فقد مضت الصحابة والتابعون واتباعہم
وعلماء السنة علی ہذا مجمعین متفقین علی معاداۃ اہل البدعة وہجرانہم ومن
صالحہ فقد نقض عروۃ الاسلام تفسیر عزیزی میں ہے مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعقیدتان
آنس نگیرد وہم مجلس وہم کاسہ وہم نوالہ نشود وہرکہ با بدعقیدتان دوستی پیدا کند نور ایمانش علاقہ
آں از وی برگیرند در حدیث شریف است اذا لقیت الفاجر فالقہ بوجہ خشن حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات شریف میں تحریر فرماتے ہیں فساد صحبت مبتدع زیادہ از
فساد صحبت کافر ست غلیظہ میں ہے ولا یسلم علیہم لان امامنا احمد بن حنبل قال من سلم
علی صاحب بدعة فقد احبہ لقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم تحابوا
تنبیہ رابع تحقیق ماسبق سے ظاہر ہوا کہ داڑھی تراشنے والوں اور منڈانے والوں اور چڑھانے والوں
اور مونچھ نیچے بڑھانے والوں کا کوئی عذر شرعاً مقبول نہیں ہے مثلاً بعضے یہ عذر بارد کرتے ہیں کہ
بعضے ترشوایا اور منڈایا تو اب چھوڑ دینا وضع کے خلاف ہے بعضے اپنی بیویوں داڑھی منڈوں کی
نفرت کا عذر پیش کرتے ہیں بعضے نوکری کا بعضے حکام بیدین کا ڈر وغیرہ بعضے سادہ لوح کے میل جول
اور شکل وغیرہ اعذار بے معنی پیش کرتے ہیں یہ سب باطل ہیں شرعاً ہرگز قابل قبول نہیں ان سب
عذروں کا فیصلہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسطرح فرمادیا ہے یا قوم ارہطی اعز علیکم من اللہ
اور واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین اور الم یعلموا انہ من یحادد اللہ
ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدا فیہا ذلک الخزی العظیم بعضے کہتے ہیں عرب اور ترک لوگ داڑھی
منڈاتے ہیں اور ترشواتے ہیں اسکا جواب بھی وہی ہے دوسرے تم عرب یا ترک کی امت نہیں ہو اپنے نبی کی
وضع اور امت کے صالحین کے طریقے کو دیکھنا انکا اتباع تم پر فرض اور واجب ولازم ہے نہ کسی
غیر کا عرب یا ترک میں کسی برے کام کے ہونے سے وہ جائز نہ ہو جائیگا بعضے علم کے نام لیوا کہتے ہیں
کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے داڑھی ترشوائی اور داڑھی کا ترشوانا آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا اور حدیث میں آیا ہے من سعادة الرجل خفة لحیتہ اسکا جواب یہ ہے کہ
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں جو انکا فعل مروی ہے وہ حج کے ساتھ خاص
ہے جیسا کہ فتح الباری اور عینی اور قسطلانی وغیرہ شروح بخاری میں ہے کان ابن عمر اذا حج او اعتمر
قبض علی لحیتہ فما فضل ای ما زاد علی القبضة اخذہ دوسرے متنازع فیہ مشت بھر سے کم کرانا

ہو وہ حدیث مذکور اور فعل حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہیں اصلا ثابت نہیں کرمانی شارح
بخاری لکھتے ہیں فان قلت اذا کان الاعفاء مامورا بہ فلم اخذ ابن عمر من لحیتہ وھو راوی
الحدیث قلت لعلہ خصص بالحج وان المنھی ھو قصھا کفعل الاعاجم اسی طرح فعل نبوی
قبضہ کے بعد پر محمول ہو نہ قبل مشت بھر سے جیسا کہ حلیۂ شریف سے واضح ہے جو اوپر لکھ چکا اور
فی فتح الباری قال الطبری ذھب قوم الی ظاھر الحدیث فکرھوا تناول شئ من اللحیۃ
من طولھا وعرضھا وقال قوم اذا زاد علی القبضۃ یؤخذ الزائد یعنی بفعل عمر وابن
عمر وابی ھریرۃ وبما روی الترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من طولھا ومن عرضھا تیسرے غایت اس
فعل کی تعارض ہے اور محرم و مبیح کے تعارض میں فیصلہ ہے کہ ترجیح محرم کو ہے نہ مبیح کو اسی واسطے
امام نووی فرماتے ہیں واما اعفاء اللحیۃ فمعناہ توفیرھا وھو معنی اوفوا اللحی فی روایۃ الاخری
وکان من عادۃ الفرس قص اللحیۃ فنھی الشارع عن ذالک الی قولہ المختار ترک اللحیۃ علی حالھا
وان لا یتعرض لھا بتقصیر شئ اصلا اور حدیث شریف میں وارد ہے اجتناب ذرۃ مما نھی اللہ
خیر من عبادۃ الثقلین اسکے علاوہ تمام فقہا کا اسپر اتفاق کہ مشت بھر سے قبل ترشوانا کسی کے
نزدیک جائز نہیں سب کے نزدیک حرام واما قبل القبضۃ فلم یبحہ احد چنانچہ فتح القدیر وغیرہ سے بیان
نقل کر چکا رہی وہ حدیث جسکو علامہ شامی نے طبرانی سے نقل کیا ہے اسطرح روی الطبرانی عن
ابن عباس رفعہ من سعادۃ المرء خفۃ لحیتہ واشتھر ان طول اللحیۃ دلیل علی خفۃ
العقل اسکا جواب اول یہ ہے کہ یہ ایک حدیث طبرانی بمقابلہ احادیث بخاری و مسلم کے
جنکو میں سابقاً نقل کر چکا ہرگز قابل تمسک نہیں ثانیاً خفت سے مراد بعد مشت بھر کے خفیف کرانا ہے
نہ قبل اسکے کیونکہ وہ باتفاق فقہا حرام ہے ثالثاً تعارض کا جواب بھی گزر چکا کہ محرم کو ترجیح ہے رابعاً علامہ
شامی صفحہ ۲۶۱ ج ۵ میں لکھتے ہیں قولہ والسنۃ فیھا القبضۃ وھو ان یقبض الرجل لحیتہ فما
زاد منھا علی قبضۃ قطعہ کذا ذکرہ محمد فی کتاب الآثار عن الامام قال وبہ ناخذ خامساً
طول لحیہ کو دلیل خفت عقل کہنا بنا بر مشہور اگر مراد اس سے طول فاحش ہے جو مشت کے
بعد حد شہرت و مسخر و انگشت نمائی تک پہونچے تو بیشک ایسی تطویل کو دلیل خفت عقل کہنا صحیح ہے
اور ہمارے مدعا سے اسکو خلاف اور تناقض اصلا نہیں اور اگر مراد قبل مشت بھر کے طول ہے کہ وہ
دلیل خفت عقل ہے تو سراسر باطل ہے اور سند کلام مشہور سے محض لغو اور بے معنی اس مراد کے لحاظ

سے بوجہ اتفاق فقہا اور قول و فعل جمہور صحابہ و تابعین و جملہ سلف و خلف صالحین الی یومنا ہذا جیسا تحقیق سابق اس پر شاہد عدل ہے پس ایسی روایتوں اور افعال مشہور بے نشان سے جن کا قائل مجہول ہو کیونکر حجت مخالف ہو سکتی ہے باوجود احتمال موافقت اسکی کے قول جمہور سے بمعنی آخر مذکور و اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم و احکم

حررہ العبد المذنب الاواہ محمد سلامت اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ و اوصلہ غایۃ متمناہ و جعل اخراہ خیرا من اولاہ و صلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

(مہر: الدین محمد سلامت اللہ ابو الوفا سراج ۱۲۹۶)

الجوابات کلہا صحیحۃ

(مہر: ولد حبیب اللہ خاں محمد عنایت اللہ خاں)

الجواب ہو الجواب و اللہ تعالی اعلم بالصواب العبد محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ برادر خرد مولانا محمد ارشاد حسین صاحب قدس سرہ العزیز رامپوری۔

(مہر: ابو النعمان محی الدین محمد اعجاز حسین مجددی عفی عنہ و عن والدیہ و المسلمین ۱۲۹۹ھ)

الجواب حسن کتبہ العبد محمد شریف احمد غفر الصمد

(مہر: محمد شریف احمد)

قد صحت الاجوبۃ کلہا و طابقت الکتاب و السنۃ جلہا فقط سدید احمد عفی عنہ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ

(مہر: محمد عبد الغفار خاں)

لعمری ان ہذہ الاجوبۃ النقیۃ الصحیحۃ من ذلک الفاضل العلام و سیہدی بہا اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام

مدرس دوم مدرسہ عالیہ نوابیہ رامپور

(مہر: الفاروقی محمد ظہور الحسین ۱۲۹۰)

(مہر: حامد حسین ۱۲۹۹)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ

میں نے جوابات کو دیکھا سب کو صحیح اور مطابق کتب صحیحہ کے پایا فقط محمد امانت اللہ عفی عنہ

(مہر: محمد امانت اللہ)

قد صح الجوابات کلہا

(مہر: سید اولاد علی محمد ارشد)

اصاب المجیب و تم التقریب

(مہر: [illegible])

قد تاملت فی هذه الاجوبة بعین
التحقیق والصواب فوجدتها صحیحة
مطابقة للسنة والکتاب وموافقة
للروایات الفقهیة فی کل الجواب
فجزی الله الفاضل المجیب المصیب
خیر الجزاء والثواب حرره العبد الضعیف
خواجه احمد عفی عنه

لله در المجیب محمد امداد الله [illegible]
الجواب صحیح والمجیب مثاب
(مہر: محمد علی)

الجواب حق حرره العبد
محمد واحد حسن عفی له
(مہر: واحد حسن ۱۳۲۱)

اصاب من اجاب والله تعالی اعلم
بالصواب وعنده ام الکتاب والیه
المرجع والمآب حرره العبد المسکین
الراجی رحمة ربه المعین المدعو
بعلیم الدین الاسلام آبادی غفر له
الله الهادی امین
(مہر: عبده المعین محمد علیم الدین)

نعم الجوابات وحبذا التحقیقات العبد
محمد هدایت الله عفی عنه

هذه الجوابات کلها صحیحة
محمد قمر الدین عفی عنه

الحق که این فتاوی حبل متین ثمرت حقه مؤید سنت سنیه است در احکام حالقین و قاطعین لحیه قبالۀ است معتبر مزین بمهر شریعت غراء در معنی و تعریف فسق و احکام فاسقین فرامینست اسلامیه محقق بتحقیقات وفیه قابل تمسک اہل اسلام ولائق عمل ہر خاص وعام، قاطع وحالق لحیه را باید که این رساله را بنظر غائر و عمیق به جدید و تدبر و تامل کامل مطالعه نماید تا معلوم شود چه حکم خدا و رسول ست جل جلاله وصلی الله علیه وسلم در قطع کردن و حلق نمودن لحیه و درین باب چه قدر وعید در شرع مجید وارد شده و از کردار زشت و فعل قبیح بدرگاه کریم ورحیم رجوع آرد و توبۀ نصوح نماید و باز راه مخالفت نه پیماید و ارتکاب آن نماید که از عقاب و عذاب آن رستگاری یابد و از مواخذۀ شرعی مامون و مصون گردد والله الموفق۔

ایزد بیچون مؤلف رساله حضرت مولانا مولوی سراج الدین شاه محمد سلامة الله لازال بالعز والجاه را جزای جزیل و اجر جمیل دهد که بعرق ریزی تام برای گم شدگان وادی آثام مشعل هدایت افروخته و از مغاک شقاوت بر آورده بر منصۀ سعادت نشانده۔

حرره ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بهیت حفظه الله تعالی عن شر کل عفریت